Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ٦ جلد : ١٥ | جمادی الثانی ١٤٣٢ھ مئی 2011

مسلسل اشاعت کے ٤٩ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ

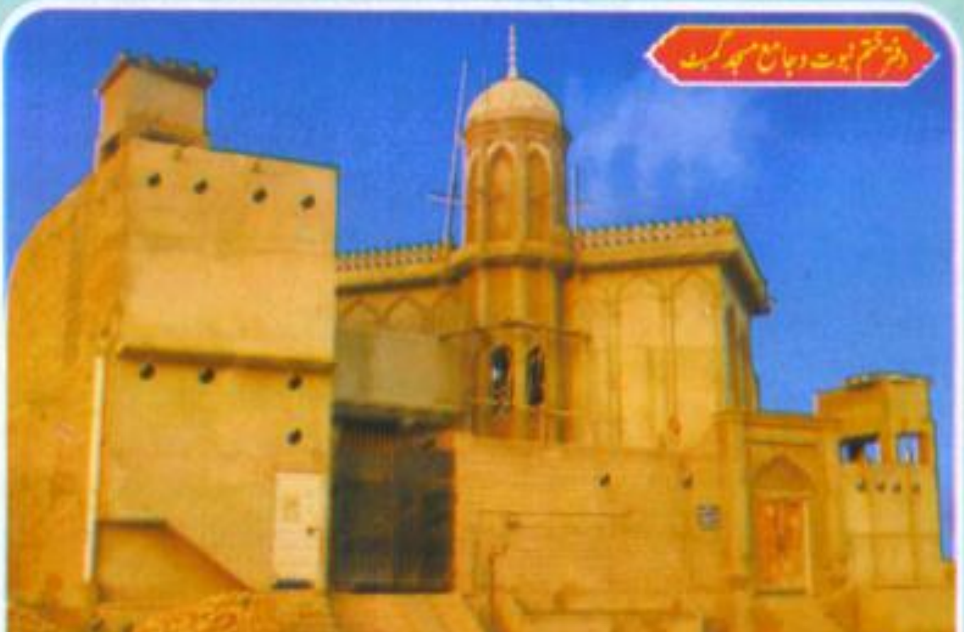

مغرب پر واضح کردیا جائے کہ قانون تحفظ رسالت ناقابل تغیر وتبدل ہے

ڈنیاپور ضلع لودھراں میں عظیم الشان کامیابی

قادیانی سوالات کے مسکت جوابات

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات

www.khatm-e-nubuwwat.com,www.lolaak.clickhere2.net,www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 6 ○ جلد: ۱۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

كلمة اليوم

مغرب پر واضح کر دیا جائے کہ ناموس رسالت قانون ناقابل تغیر وتبدیل ہے	ادارہ	3
چناب نگر میں قادیانیوں کی نقل وحرکت کا نوٹس لیا جائے	//	5
دنیاپور ضلع لودھراں میں عظیم الشان کامیابی	//	5

مقالات ومضامین

حضرت صدیق اکبرؓ	شیخ محمود الحسن	6
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس اللہ سرہ کی یاد میں	قاری محمد شاہ نقشبندی	8
شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی کا خطاب	اعجاز احمد سنگھانوی	13

رد قادیانیت

قادیانی سوالات کے مسکت جوابات	مولانا اللہ وسایا	25
ایک قادیانی کے چند سوالات اوران کے مفصل جوابات	مولانا غلام رسول دین پوری	32
مرزائیت کے ماخذ اوراصول مذہب	مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ	41

متفرقات

تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم کی تفصیلی رپورٹ	محمد مکی	46
اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

مغرب پر واضح کر دیا جائے کہ

ناموس رسالت قانون ناقابل تغیر و تبدیل ہے!

امریکی ایوان نمائندگان میں ناموس رسالت کے پاکستانی قانون سے متعلق ایک قرارداد پیش کی گئی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ اور اوباما انتظامیہ اس قانون کے خاتمہ کے لئے پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈالے۔ یہ قرارداد کانگریس کے رکن ٹرینٹ فرانکس نے دیگر آٹھ ارکان کے ساتھ مل کر پیش کی۔ جس میں پاکستانی کابینہ کے واحد مسیحی وزیر شہباز بھٹی اور سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل پر دکھ کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ قرارداد میں بالخصوص مذہبی آزادی پر زور دیا گیا ہے۔ قرارداد کے متن کے مطابق سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی نے گزشتہ برس نومبر میں مسیحی خاتون آسیہ ملعونہ کے لئے سنائے گئے سزائے موت کے فیصلے کی کھل کر مخالفت کی۔ ساتھ ہی بانی پاکستان محمد علی جناح کی اس تقریر کا حوالہ بھی دیا گیا۔ جو انہوں نے ۱۹۴۷ء میں دستور ساز اسمبلی کے سامنے کی۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا تھا کہ ملک کے شہریوں کا تعلق کسی بھی مذہب یا ذات سے ہو۔ اس کا کاروبار سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ ایوان نمائندگان میں پیش کی گئی قرارداد میں امریکی صدر بارک اوباما پر زور دیا گیا ہے کہ وہ توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لئے پاکستان کے ساتھ مذاکرات شروع کریں۔

کسی بھی ملک کا آئین اس کے شہریوں کے لئے محترم ہوتا ہے۔ پاکستان کے آئین کی بھی پاکستانیوں کے لئے ایسی ہی اہمیت ہے۔ تاہم پاکستانی آئین وقانون کا آرٹیکل ۲۹۵۔سی تحفظ ناموس رسالت کے باعث ہر مسلمان کے لئے نہ صرف مقدس ترین ہے۔ بلکہ اس کے ایمان اور عقیدے کا حصہ بھی بن چکا ہے۔ سیاسی اختلافات کے باعث کچھ لوگ اس قانون کو ضیاء الحق کی ایجاد قرار دے کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ قانون شارع علیہ السلام نے راج کیا تھا اور اس پر عمل بھی ہوتا تھا۔ ایک نابینا صحابیؓ نے حضور a کی شان میں گستاخیوں پر اپنی اہلیہ کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر قتل کر دیا۔ رسول خدا a کے دربار میں معاملہ گیا تو آپؐ نے اس کا خون بہا رایگاں فرمادیا۔ ایک خاتون کے بارے میں پتہ چلا کہ صبح وشام دشنام طرازی کرتی ہے تو بارگاہ رسالت سے اس کے قتل کا حکم جاری ہوا۔ توہین رسالت قانون خلافت راشدہ، بنوامیہ اور بنوعباس کے ادوار میں رائج رہا۔ ضیاء الحق نے اس کا صرف احیاء کیا۔

کوئی بھی ملک قانون سازی کرتے وقت جغرافیائی، سیاسی اور مذہبی معاملات کو پیش نظر رکھتا ہے۔ توہین رسالت قانون کا نفاذ بڑا سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ۲۹۵۔سی قانون پاکستان میں موجود

اقلیتوں کو سب سے زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔رسول خدا a سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔کامل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان کے نزدیک رسول اللہ a سے محبت اولاد، ماں باپ اور مال وجائیداد سے بڑھ کر ہو۔اگر تحفظ ناموس رسالت قانون جس کے تحت توہین رسالت کی کم ازکم سزا بھی موت ہے۔نہ ہوتو توہین کے شبہ میں بھی شمع رسالت کے پروانے ملزم کو انجام تک پہنچانے میں کوئی لمحہ ضائع نہ کریں۔مذکورہ قانون کے تحت ملزم کو اپنی صفائی کا پوراحق اور موقع دیا جاتا ہے۔کیس ایک عدالت سے دوسری اور پھر تیسری سے ہوتا ہوا سپریم کورٹ تک جاتا ہے۔انصاف کے تقاضے پورے ہونے کے بعد سزا پر عمل کی نوبت آتی ہے۔

امریکی ایوان نمائندگان میں پیش کی گئی قرارداد میں قائداعظم کی تقریر کا حوالہ دیا گیا۔شہریوں کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، کاروبار سیاست کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔قائداعظم کے فرامین میں سے اگر سب سے زیادہ عمل کیا گیا ہے تو وہ یہی فرمان ہے۔مذہب کے معاملے میں ہر حکومت نے غیر جانبداری سے کام لیا۔پاکستان میں اقلیتوں کو اکثریت کی طرح اپنے مذہب پر عملدرآمد کی مکمل آزادی ہے۔ان کی عبادت گاہیں تک موجود اور محفوظ ہیں۔امریکن اقلیتوں کی مذہبی آزادی کو توہین رسالت قانون سے کیسے ملا رہے ہیں؟ توہین رسالت قانون تو ان پر لاگو ہوتا ہے جو اس کا ارتکاب کریں گے۔جو احترام کرتے ہیں ان کو کیا ڈر ہے؟ یہ قانون تو تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ناموس کے تحفظ کے لئے ہے۔کوئی بھی مذہب کسی کو بھی اپنے پیشوا کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔خود عیسائیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی سزا جلادینا، سنگسار کرنا اور پھانسی پر لٹکا دینا ہے۔اسلام نے اگر توہین رسالت پر سزا مقرر کی ہے تو اس پر واویلا نہیں ہونا چاہئے۔

ٹرینٹ فرانکس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی کو آسیہ کی سزائے موت کی مخالفت پر قتل کیا گیا۔سلمان تاثیر قتل کیس عدالت میں ہے۔شہباز بھٹی کے قتل کے محرکات ملزموں کی گرفتاری پر سامنے آئیں گے۔اگر امریکی اسے آسیہ کی سزا کی مخالفت کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں تو اس سے وہ توہین رسالت قانون کی اہمیت مزید عیاں ہوجاتی ہے۔کوئی بھی ایسا کام کیوں کرے جس سے اس کی جان جائے۔

مذکورہ قرارداد کے باعث امریکہ کی طرف سے توہین رسالت قانون کے خاتمہ یا اس میں ترمیم کے حوالے سے دباؤ آسکتا ہے۔اس کے لئے حکومت پاکستان کو تیار رہنا چاہئے اور موقع آنے پر کسی دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے۔حکومت کو چاہئے کہ نہ صرف مغرب کو اپنے ملک میں قانون وانصاف کی عملداری کے پراسس سے آگاہ کرے۔بلکہ پوپ بینڈکٹ کی اس قانون کے حوالے سے ہرزہ سرائی، امریکی پادری ٹیری جونز کے قرآن پاک کو جلانے جیسے ناپاک منصوبوں، ناروے، سویڈن اور دیگر ممالک میں حضور a کے توہین آمیز خاکوں پر شدید احتجاج کرے۔تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی توہین کا مرتکب نہ ہو جس سے تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی کے بجائے نفرت کی دیواریں مزید اونچی ہوجائیں۔ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ امریکہ پر واضح کردیا جائے کہ پاکستان کو پتہ ہے کہ کون سا قانون بنانا ہے۔کون سا ختم کرنا اور کس میں ترمیم کرنا ضروری ہے۔ہمارے عقیدے کے مطابق تحفظ ناموس رسالت ایسا آفاقی قانون ہے جو بہرصورت ناقابل تغیر وتبدل ہے۔(اداریہ نوائے وقت مورخہ ۱۳؍مارچ ۲۰۱۱ء)

چناب نگر میں قادیانیوں کی نقل وحرکت کا نوٹس لیا جائے

چناب نگر میں تین قادیانیوں نے صحافی (روزنامہ امت کراچی اور اوصاف اسلام آباد کے نمائندہ رانا ابرار احمد) کو قتل کردیا۔ دو ملزموں کو شہریوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا۔ صحافی کے قتل پر چناب نگر میں مسلم قادیانی کشیدگی میں اضافہ ہوگیا۔ قادیانی پاکستان میں غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت قادیانی، احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا مسرور سمیت ان کے بڑے رہنما برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جبکہ چنیوٹ کے شہر چناب نگر میں باقی ماندہ قادیانی رہ رہے ہیں۔ قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنی پولیس بنا رکھی ہے۔ جو وہاں رہائش پذیر مسلمانوں کو تنگ کرتی رہتی ہے۔ اکثر و بیشتر لڑائی جھگڑے بھی ہوئے ہیں۔ قادیانیوں نے ریاست کے اندر ایک ریاست بنا رکھی ہے جو آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اب انہوں نے سرعام ایک سینئر صحافی کو فائرنگ کر کے قتل کردیا ہے۔ ہماری انتظامیہ قادیانیوں کے سامنے بے بس کیوں ہوچکی ہے؟ حکومت قانون کی رٹ قائم کرنے سے کیوں قاصر ہے۔ صوبہ خیبر پی کے میں تو طاقت استعمال کی گئی۔ چناب نگر میں قادیانیوں کو غیر مسلح کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کیوں نہیں کیا جارہا۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلح کرنے اور پرامن پاکستان کا شہری بن کر رہنے کے لئے طاقت کا استعمال نہ کیا تو عوام قانون کو ہاتھ میں لے کر اپنی طاقت استعمال کرنا شروع کردیں گے۔ جس کو کنٹرول کرنا بھی حکومت کے بس کا کام نہیں ہوگا۔ حکومت قادیانیوں کی حرکات کا نوٹس لے اور صحافی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ تاکہ چناب نگر میں امن قائم ہوسکے۔ حکومت گرینڈ آپریشن کر کے چناب نگر کو اسلحہ سے پاک کرے۔ قادیانیوں کی نقل وحرکات آئین پاکستان کے خلاف ہیں۔ اس کا فی الفور نوٹس لیا جائے۔ (ادارتی شذرہ، نوائے وقت مورخہ ۱۷؍مارچ ۲۰۱۱ء)

دنیا پور ضلع لودھراں میں عظیم الشان کامیابی

دنیا پور ضلع لودھراں میں ایک مسلمان کو ساتھ ملا کر ایک قادیانی نے پرائیویٹ سکول بنایا۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتجاج کیا۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کے سکول میں بچے داخل کرنے سے روکنے کی تحریک کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لودھراں کے امیر مولانا محمد میاں، جامعہ باب العلوم لودھراں کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، دنیا پور عالمی مجلس کے روح رواں جناب الحاج محمد طیب عثمان، جناب قاری محمد اکرم اور دیگر دنیا پور کی دینی قیادت نے اس مطالبہ کو مختلف اجلاسوں میں جاری رکھا۔ چنانچہ طے ہوا کہ ۲۴؍مارچ ۲۰۱۱ء کو دنیا پور میں ایک عظیم الشان ضلعی ختم نبوت کانفرنس رکھی جائے۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ پورے ضلع میں اس کانفرنس کے لئے تیاری کی گئی۔ ضلع لودھراں کے درودیوار ختم نبوت کی صداؤں سے گونجنے لگے۔ کانفرنس سے ایک روز قبل اس سکول کے مسلمان حصہ دار نے قادیانی حصہ دار کو سکول سے فارغ کردیا۔ یوں کئی ماہ کی محنت سے اللہ تعالیٰ نے اسلامیان دنیا پور کو عظیم کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ ۲۴؍مارچ کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد میاں، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا مفتی کفایت اللہ، جناب ڈاکٹر وسیم اختر، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد رضا قادری، مولانا محمد حلیم، قاری محمد اکرم، مولانا حسین احمد اور دیگر نے شرکت وسرپرستی سے ممنون فرمایا۔ مغرب سے صبح تین بجے تک ختم نبوت کانفرنس جاری رہی۔ انشاء العزیز کانفرنس کے دوررس نتائج حاصل ہوں گے۔

حضرت صدیق اکبرؓ!

شیخ محمود الحسن!

آسمان پر تارے بڑے آب تاب سے جگمگا رہے تھے۔ دریں اثناء آقا نامدار a صحن میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ: ”کیا ان تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی۔“ رسول اللہ a نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! سوال کیا کہ وہ شخص کون ہوسکتا ہے؟۔ آپ a نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ۔ حضرت عائشہؓ حضرت عمرؓ کا سن کر چونک اٹھیں۔ کیونکہ وہ اپنے والد (حضرت صدیق اکبرؓ) کا نام ذہن میں لیے ہوئیں تھیں۔ اس لیے انہوں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ a میرے والد کی نیکیاں حضرت عمرؓ سے کیا کم ہیں؟۔ رسول اللہ a نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ کی ہجرت والی رات کی نیکیوں کا مقابلہ عمرؓ کی ساری زندگی کی نیکیاں نہیں کرسکتیں۔

یہی حضرت صدیق اکبرؓ تھے کہ جن کے بارے میں قرآن نے ”اتقیٰ“ فرمایا اور جن کی شان اقدس میں قرآن مجید کی کئی آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔ یہی حضرت صدیق اکبرؓ تھے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ a نے ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر صدیقؓ موجود ہوں۔ اس کے لیے مناسب نہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ کسی اور کو امام بنائیں۔ انہی کے بارے میں حضور نبی کریم a نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا۔

نام مبارک آپ کا عبداللہ ہے۔ لقب صدیق اور عتیق اور یہ دونوں لقب رسول اللہ a نے عطا فرمائے۔ کنیت ابوبکرؓ ہے۔ نسب آٹھویں پشت میں رسول خدا a سے مل جاتا ہے۔ ولادت آپ کی رسول اللہ a کی ولادت باسعادت کے دو برس اور کئی مہینے بعد ہوئی اور دو برس کئی مہینے بعد وفات پائی اور عمر بھی تریسٹھ برس پائی۔

اسلام سے قبل اشراف قریش میں سے سمجھے جاتے تھے۔ بڑی عزت وجاہت وثروت رکھتے تھے۔ تمام اہل مکہ ان کو اس قدر مانتے تھے کہ دیت اور تاوان کے مقدمات کا فیصلہ انہیں کے متعلق تھا۔ جب کسی کی ضمانت کر لیتے تھے تو قابل اعتبار سمجھی جاتی تھی۔ اہل عرب کے نسب کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ فن شعر میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ نہایت فصیح بلیغ تھے۔ مگر اسلام کے بعد شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی۔ کبھی بت پرستی نہیں کی۔ بچپن ہی سے حضور a کے ساتھ فدایانہ محبت رکھتے تھے۔

حضور نبی کریم a مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں اپنا شمار کرایا اور ایمان لانے کے لیے کوئی معجزہ بھی طلب نہیں فرمایا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے فطرت سلیمہ عطاء فرمائی تھی۔ پھر ہمیشہ کے لیے حضور نبی کریم a کا ساتھ نبھانے کی گویا قسم کھائی۔ مسلمان ہو جانے کے بعد خود بخود لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کی توجہ پیدا ہوئی۔ پھر آپؓ نے تبلیغ کا کام شروع کیا اور ایک جماعت اشراف قریش کی آپؓ کے وعظ وتبلیغ کی وجہ سے مشرف باسلام ہوئی۔ حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فاتح ایران اور حضرت

عبدالرحمٰن بن عوفؓ رضی اللہ عنہم بھی آپؓ کے وعظ ونصیحت سے اسلام کی آغوش میں آئے۔

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے تو آپؓ کے پاس علاوہ مال تجارت چالیس ہزار روپیہ نقد تھے۔ وہ سب انہوں نے رسول خدا a کی خدمت اور اسلام کی اشاعت میں صرف کر دیئے۔ بعد ازاں جملہ سات غلاموں کو جو مسلمان ہو جانے کے سبب طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے مول لے کر آزاد کر دیئے جن میں حضرت بلالؓ کا قصہ عام طور پر مشہور ہوا۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے ہر موڑ پہ حضور نبی کریم a کا ساتھ دیا۔ چاہے وہ اہل مکہ کے ظلم وستم کا دور ہو یا شعب ابی طالب کی گھاٹی۔ ہجرت کا سفر ہو یا غار ثور کا قیام۔ گرمی ہو یا سردی۔ غار ہو یا مزار۔ ہر حال میں دوستی نبھائی۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم a نے فرمایا کہ: ”میں نے تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے احسانات کا بدلہ خود رب ذوالجلال عطا فرمائے گا۔“

انہی کے بارے میں حضور نبی کریم a نے فرمایا کہ: ”میرے زمین کے دو وزیر ہیں۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ۔“

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو خلیفۃ الرسول کا خطاب ملا اور یہ خطاب آپ کے سوا کسی کو نہیں ملا۔ بلکہ آپؓ کے بعد کے خلفاء امیر المؤمنین کہلائے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی غزوات اور سرایا میں شرکت فرمائی اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد مرتدین کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ مسیلمہ کذاب آپ ہی کے زمانہ خلافت میں واصل جہنم ہوا۔ آپ کے زمانہ خلافت میں کئی فتوحات ہوئیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ دو برس تین ماہ نو دن تخت خلافت پر متمکن رہ کر ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو مابین مغرب وعشاء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اپنے حبیب حضور نبی کریم a کے پہلو میں ان کے روضہ اقدس کے اندر قیامت تک کے لیے جائے استراحت پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد میں تین لڑکے تھے۔ ا...... حضرت عبداللہؓ۔ جو غزوہ طائف میں بمعیت رسول خدا a زخمی ہوئے اور اسی زخم کی وجہ سے اپنے والد کی شروع خلافت میں وفات پائی۔ ۲...... حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ ۳...... محمدؓ۔ جبکہ تین ہی لڑکیاں تھیں۔ ا...... حضرت اسماء۔ والدہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ۔ ۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ ۳...... ام کلثوم جو حضرت صدیق اکبرؓ کی وفات کے وقت شکم مادر میں تھیں۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس اللہ سرہ کی یاد میں!

قاری محمد شاہ نقشبندی

۵ رمئی ۲۰۱۰ء کو شیخ المشائخ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت خواجہ خواجگان کا اس فانی اور عارضی دنیا سے کوچ کر کے عالم بقاء کی طرف منتقل ہونا عظیم سانحہ ہے۔ وہ اس دور میں آیت من آیات اللہ تھے۔ اکابر علماء دیوبند کی نشانی تھے۔ ان کے مسلک ومشرب کے حقیقی ترجمان تھے۔ ان کی جدائی سے دل غمگین اور آنکھیں پرنم ہیں۔

اے غم جاناں، اے غم جانم
دل ہے پرخوں آنکھیں پر نم
قطب زمانہ غوث یگانہ
رشک جنید وشبلی وادھم
فانی فی اللہ باقی باللہ
ختم انہیں پر ان کا عالم

حضرت نفیس شاہ صاحبؒ نے اپنے شیخ حضرت رائے پوریؒ کی جدائی پر ایک پر درد اور پر اثر مرثیہ لکھا تھا۔ اگر آج ہوتے تو وہ اظہار غم کرتے اور ہمارے جذبات غم کی ترجمانی ہوتی۔ مگر وہ بھی اس جہاں کو چلے گئے ہیں جہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آتا۔ اپنے درد وغم کو ہلکا کرنے کے لئے اسی مرثیہ کو دھراتا ہوں۔ اشعار بالا اسی مرثیہ سے لئے گئے ہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت کی قبر مبارک کو جنت الفردوس کا باغ بنائے اور انہیں ابدی راحت وسکون نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ساتھ علماء ہزارہ کی وابستگی

حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خان نقشبندی مجددیؒ کے ساتھ علماء ہزارہ کی گہری وابستگی خانقاہ شریف کے آغاز ہی سے چلی آرہی ہے۔ حضرت اقدس اپنے دور کے متبحر عالم اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بڑے شیوخ میں سے تھے۔ خانقاہ کا طرہ امتیاز ہی اتباع سنت تھا۔ اس لئے ملک بھر سے چیدہ چیدہ علماء کرام اپنے قلب کو ذاکر وشاغل بنانے کا عمل یہاں سے سیکھتے تھے۔ حضرت اقدس اپنے متوسلین میں احیائے سنت کے ساتھ ساتھ رد بدعت اور باطل فتنوں کی سرکوبی کا جذبہ بیدار کرتے تھے۔ مگر قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے یہ خانقاہ توموفق من اللہ تھی۔

یہ وابستگی حضرت ثانی مولانا عبداللہ فاضل دیوبند کے دور میں اور بڑھی اور پھر مخدوم المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے دور سجادہ نشینی میں تو یہ نسبت اور تعلق بام عروج تک پہنچ گیا۔ فللہ الحمد والمنۃ!

کون نہیں جانتا کہ بابائے جمعیت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، قاضی صدر الدینؒ صاحب، قاضی شمس الدینؒ صاحب ہری پور والے، مولانا ضیاء الدینؒ ٹی اینڈ ٹی والے، بابا علی اکبرؒ بلھگ والے، حضرت مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند چھڑے والے اور مانسہرہ کے مرکزی خطیب حضرت مولانا عبداللہ خالدؒ اسی خانقاہ سے وابستہ تھے۔

بزرگان خانقاہ کے ہزارہ کے لئے سالانہ دورے

بزرگان خانقاہ سال میں ایک مرتبہ ہزارہ کو اپنے قدوم میمنت مزوم سے نوازتے تھے۔ ان حضرات کی تشریف آوری سے ہزارہ بھر میں روحانیت، ذکر وفکر، اطمینان وسکون کی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی تھیں۔ ان حضرات کی زیارت وملاقات اور ذکر وفکر کی مجلسوں کی وجہ سے لوگ اپنے اللہ سے لو لگانے کی طرف متوجہ ہوتے۔ پریشان حال لوگ سکون پاتے اور اپنی ابدی اخروی زندگی کے بنانے کی طرف متوجہ ہوتے۔

حضرت خواجہ خواجگان سجادہ نشینی کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس کے امیر بھی تھے۔ اس لئے آپ کے زمانہ میں یہ تعلق اور نسبت کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ لوگ ختم نبوت کانفرنسوں، مدارس عربیہ اسلامیہ کے سالانہ جلسوں میں بطور خاص آپ کی اطلاع پاکر حاضر ہوتے تھے۔

بیعت

حضرت خواجہ خواجگان قدس اللہ سرہ حسب معمول ایک مرتبہ مانسہرہ تشریف لائے ہوئے تھے اور حضرت مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند کے دولت کدہ پر رونق افروز تھے کہ بندہ کا مقدر چمکا اور ہمت کر کے بیعت کی درخواست کر دی۔ حضرت والا نے بلا تأمل دونوں دست مبارک بڑھا دیئے۔ احقر کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر گناہوں سے توبہ کرائی۔ بیعت فرمادیا۔ شجرہ مبارکہ نکال کر اپنے دست مبارک سے بندہ کا نام ''محمد شاہ عفی عنہ'' داخل شجرہ فرمادیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن جزائہ!

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء اور جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء

مجلس تحفظ ختم نبوت کی برپا کردہ تحریک ۱۹۸۴ء میں بندہ نے بھی حتی المقدور کوشش ومحنت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ قبول منظور فرمائیں۔ اسی وجہ سے حضرت خواجہ بھی نہایت شفقت فرماتے تھے۔ ۱۹۸۴ء کے بعد مانسہرہ تشریف آوری کے مواقع پر بندہ بھی حاضر باش رہنے لگا تھا۔ اس وجہ سے بارہا حضرت والا کی موجودگی اور صدارت میں دینی گفتگو کے مواقع میسر رہے۔

اسی شفقت کا یہ بھی ایک انداز تھا کہ احقر کی دو بچیوں کے حفظ مکمل کرنے کے موقع پر حضرت والا ہمارے غریب خانہ پر دو مرتبہ تشریف لائے تھے اور جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء کی تعلیمی، روحانی ترقی کے لئے دست بدعا ہوئے تھے۔ الحمدللہ! ۱۹۸۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئی کہ صدر ضیاء الحق نے آپ سے ملاقات کے بعد امتناع قادیانیت کا آرڈیننس نافذ کیا۔ جس کی وجہ سے شعائر اسلام کا استعمال مرزائیوں کے لئے ممنوع ہوا۔ ربوہ کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگ گئی۔ حتیٰ کہ مرزا طاہر وغیرہ لندن منتقل ہوگئے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اور جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء کے حق میں بھی دعا مقبول ومنظور ہوئی کہ جامعہ کو اللہ تعالیٰ نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائی کہ امسال پانچویں مرتبہ دورۂ حدیث شریف ہو رہا ہے۔ اللهم لك الحمد ولك الشكر!

خانقاہ سراجیہ میں حاضری

حضرت مولانا محمد عبداللہ خالدؒ، حضرت خواجہؒ کے نہ صرف مرید، بلکہ آپ حضرت خواجہؒ کے خصوصی شاگرد بھی تھے۔ مولانا کے قائم کردہ مدرسہ معارف القرآن میں بندہ نے ۱۹۶۴ء میں قرآن کریم حفظ کرنے کا آغاز کیا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد بندہ حضرت قاری محمد یونسؒ تلمیذ حضرت قاری رحیم بخشؒ کے پاس چلا گیا تھا۔ مگر حضرت خطیب سے مدت العمر محبت اور عقیدت کے تعلقات رہے۔ ۱۹۸۴ء میں وہ ضلعی مجلس کے امیر تھے۔ بندہ علاقہ لوئر پکھل کی جماعت کا سیکرٹری تھا۔ اس نسبت سے محبت اور عقیدت میں اور اضافہ ہو گیا۔ چنانچہ حضرت خطیبؒ نے خانقاہ شریف حاضری میں بندہ کو بھی شریک سفر بنا لیا تھا۔

اب بھی یاد ہے کہ ہم چار افراد کی جماعت تھے اور صبح کی نماز سے پہلے خانقاہ شریف پہنچ گئے تھے۔ اللہ، اللہ حضرت خواجہ صبح کی نماز کے لئے اپنے گھر سے نکلے۔ دورویہ مریدین کی قطاریں، سلام ودست بوسی عقیدت کا نہ بھولنے والا منظر پہلی مرتبہ نظر نواز ہوا تھا۔

ایک دو دن خانقاہ شریف میں حضرت خواجہ کی زیارت اور معمولات میں شرکت کے پرکیف ماحول میں گزارے۔ پھر حضرت خواجہ قدس اللہ سرہ سے خطیب صاحب نے مانسہرہ اور لوئر پکھل کی ختم نبوت کانفرنسوں کے لئے وقت طلب فرمایا۔ بندہ کو قاری محمد حنیف ملتانیؒ کے لئے حضرت سے خط لے کر عنایت فرمایا اور ایک خط حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کے نام لے کر دیا۔ چنانچہ حضرت قاری صاحب نے بھی والا نامہ کی قدر کی اور وقت دے دیا۔ اور حضرت جالندھری مدظلہ نے بھی بندہ کی حاضری کے موقع پر خوب آؤ بھگت کی اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور مولانا نذیر احمد بلوچؒ کی تشکیل کی کہ یہ حضرات آپ کے ہاں حاضر ہوں گے۔ چنانچہ مانسہرہ شہر، خاکی، ہاڑی میرا، شیر پور، ملک پور، پڑھنہ میں یہ کانفرنسیں ہوئیں۔ ہفتہ بھر علاقہ میں دینی پروگرام جاری وساری رہے۔ ان اجتماعات سے عوام میں دینی بیداری پیدا ہوئی۔ اعمال صالحہ کی ترغیب ہوئی۔ فرق باطلہ کا تعارف ہوا اور ان کے مکروہ عزائم سے عوام کو آگاہی نصیب ہوئی۔

حضرت خواجۂ خواجگان کی کرامات

۱...... آپ کے دور امارت میں مرزائیت کا خوب تعاقب ہوا۔ مرزائیت بھاگ کے لندن پہنچی۔ وہاں بھی مبلغین نے دفتر خرید کر مرزائیت کا تعاقب جاری رکھا۔ حضرت خواجہؒ باقاعدگی سے لندن کانفرنس میں شرکت فرماتے رہے۔ بلکہ تمام دنیا میں اس کا پیچھا جاری ہے۔

۲...... قادیانیت کے خلاف علماء کرام کی صد سالہ مساعی جمیلہ کی مکمل تاریخ، جماعت کے شعبۂ تصنیف و تالیف نے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی نگرانی میں عظیم کارنامہ سرانجام دے دیا ہے کہ جملہ علمی اور عملی کام کی تاریخ مرتب کر دی ہے۔ آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ میرے نزدیک یہ بھی حضرت والا کی کرامت ہے کہ اکیلے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے وہ کام کر دکھایا ہے۔ جو کہ ایک اکیڈمی کا کام تھا۔

۳...... اسفار حج وعمرہ: حضرت خواجہ گو اللہ تعالیٰ نے ۴۵ مرتبہ حج کی سعادت بخشی ہے اور عمرہ کے اسفار اس کے علاوہ ہیں۔

۴...... دینی جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت: آپ ملک کے اکثر مدارس کے سرپرست تھے اور ساتھ عالمی مجلس کے امیر تھے۔ اس حوالہ سے آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک ہزاروں جلسوں کی صدارت فرمائی۔ طویل طویل نشستوں کی صدارت ایک مشکل ترین کام ہوتا ہے۔ مگر حضرت والا اصحاب مدارس وکانفرنس کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ اپنے آرام وراحت کا خیال نہیں رکھتے تھے۔

۵...... مستجاب الدعوات: اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کی دعائیں مستجاب ہوتی تھیں۔ ماہنامہ لولاک کا خواجۂ خواجگان نمبر پڑھتے جائیں اور عجیب وغریب واقعات میں آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے مظاہر دیکھتے جائیں۔

۶...... ایک مرتبہ بندہ کو بہت بڑی پریشانی لاحق تھی۔ حضرت والا سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد سورت قریش ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ سبحان اللہ! سورۃ قریش کی عجب تاثیر دیکھی۔ ایک ایک مشکل اور پریشانی دور ہوتی اور مشکل حل ہوتی گئی۔

۷...... درود شریف کا وظیفہ: بندہ ایک مرتبہ بہارا کہو اسلام آباد میں ایک جلسہ پر مدعو تھا۔ ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے اور خانقاہ سراجیہ کے بارے راستہ وغیرہ کی معلومات چاہئیں۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ خانقاہ شریف کا ارادہ ہے۔ کہا کہ میں مدینہ منورہ میں روزگار کی تلاش میں تھا۔ مگر روزگار نہیں مل رہا تھا۔ اسی دوران میں حضرت خواجہ کو مسجد نبوی میں دیکھا اور اپنی مشکل بتلائی۔ آپ نے فرمایا: ''درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔'' چنانچہ درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے روزگار کے دروازے کھول دیئے۔ مدینہ منورہ سے اب گھر آیا ہوں تو خانقاہ شریف حاضری کا ارادہ کیا ہوا ہے۔

۸...... لولاک میں مولانا زبیر احمد صدیقی نے اپنی بیماری اور شفایابی کا عجیب واقعہ لکھا ہے۔

آپ کی رحلت اور جدائی

۲۰۱۰ء میں ہزارہ کے مرکزی مقام ایبٹ آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام طے تھا۔ جس کے لئے ہزارہ کے علماء کرام اور مرکزی مبلغین بالخصوص حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ہزارہ کے طول وعرض میں ایک جذبہ، ایک ولولہ، ایک لگن پیدا کردی تھی۔ انتظامات بھی ایسے کہ کبھی پہلے ایسے انتظامات دیکھنے میں نہیں آئے تھے۔ تیاری کے سلسلہ کا ایک جلسہ مانسہرہ کی جامع مسجد ناڑی میں منعقد تھا۔ مقررین اور سامعین موجود تھے کہ حضرت خواجہ خواجگانؒ کے وصال کی خبر اہل جلسہ پر بجلی بن کر گری۔ کانفرنس میں ہی آپ کے وصال کی اطلاع ملی اور سب نے کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ہر طرف سناٹا چھا گیا، بقول سید نفیسؒ۔

یکا یک جو چھا گئی ہیں، غم ودرد کی گھٹائیں
گیا کون اس جہاں سے کہ بدل گئیں فضائیں

اٹھا سائبان شفقت بڑی تیز دھوپ دیکھی
نہیں دور دور چھاؤں کہاں اپنا سر چھپائیں

رہ زندگی کی مونس انہیں محسنوں کی یادیں
شب زیست کے ستارے وہ خلوص کی دعائیں

بندہ نے ایک کیری ڈبہ کرایہ پر لیا اور اپنے سید مظہر حسین شاہ اور عطاء اللہ شاہ کو ساتھ لیا اور جنازہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس روز ایسا محسوس ہورہا تھا کہ ہرگاڑی اور ہر سواری خانقاہ ہی کو جاری ہے۔ جنازہ پڑھنے کی اور آخری زیارت کی کسے چاہت نہ ہوگی۔ مگر جس جس کے مقدر میں تھا اس نے جنازہ پڑھا اور جن کے مقدر میں زیارت تھی۔ انہوں نے زیارت کی۔ حاضرین کی تعداد کا صحیح علم اللہ کی ذات کو ہے۔ ہم عشاء کی نماز سے پہلے خواجہ خواجگانؒ کی قبر پر حاضر ہوئے۔ فاتحہ پڑھی، کچھ دیر ان کی جدائی پر آنسو بہائے اور اپنے بچوں کو قبور مشائخ کی شناخت کرائی۔ نماز عشاء جماعت سے پڑھ کر غالباً دس بجے واپسی کا سفر شروع کیا۔ ’’اللهم اغفرله وارحمه ووسع مدخله وادخله الجنة الفردوس آمینا ‘‘ مولانا خلیل احمد مدظلہ کو جانشین بنایا گیا۔ الحمدللہ! کہ خانقاہ کا فیض حسب سابق جاری وساری ہے۔

صاحبزادہ مولانا خلیل احمد مدظلہ نے خانقاہ کا نظام سنبھال لیا ہے۔ عقیدتمندوں کی آمدورفت جاری ہے۔

ہزارہ کو پھر یہ سعادت نصیب ہوگئی کہ حضرت صاحبزادہ نے بھی خانقاہ سے پہلا سفر ہزارہ کا ہی فرمایا ہے۔

تجدید بیعت: مورخہ ۲۰؍جولائی ۲۰۱۰ء کو مدرسہ معہد القرآن الکریم مانسہرہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہ رونق افروز تھے۔ بندہ کو بھی قرب کی سعادت حاصل تھی۔ چنانچہ بندہ نے سب سے پہلے تجدید بیعت کی۔ آپ بھی اپنی چال ڈھال، نشست وبرخاست میں، گفتگو میں، حضرت خواجہ خواجگانؒ ہی کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قدرومنزلت سمجھنے اور دینی فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین!

شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی کا خطاب!

ترجمہ: اعجاز احمد سنگھانوی

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ماتلی میں بیان کردہ یہ تقریر جس کا موضوع ’’مناقب خاتم الانبیاء a‘‘ تھا۔ امام المتکلمین، شہنشاہ خطابت، مجاہد ملت، خطیب اسلام، استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ہے۔ جو کہ سندھی زبان میں شائع شدہ ہے۔ اس کو نفع عام کے لئے اردو میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ ناچیز کی اس کاوش کو قبول ومقبول فرما کر آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

’’الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ ۰ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق صلوات اللہ علیہم اجمعین ۰ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۰ اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۰ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یؤقنون ۰ صدق اللہ العظیم‘‘

اس دنیا کے اندر اللہ جل جلالہ نے مخلوقات کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا اور انبیاء کے آنے کا مقصد، مخلوقات اور بندوں کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا تھا۔ ساتھ ہی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ ان انسانوں کو سمجھایا جائے کہ دنیا کے اندر زندگی کس طرح گزارنی ہے۔ کس طرح رہنا سہنا ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے اور آپ کو معلوم ہے کہ دنیا کے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور پہلے نبی بھی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ آدم علیہ السلام کے بعد متواتر کائنات کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی آتے رہے۔ جب بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ: ’’مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ کہا اے قوم! پہلے انبیاء کے بعد نبی آتے رہے۔ پر میں تم لوگوں کو فقط ایک بات بتاتا ہوں۔ ’’مبشراً‘‘ تم لوگوں کو خوشخبری اور مبارک باد دیتا ہوں۔ ’’برسول‘‘ کہ میرے بعد فقط ایک ہی رسول آئیں گے۔ ’’اسمہ احمد‘‘ جس کا نام نامی اسم گرامی اللہ تعالیٰ نے ’’احمد‘‘ رکھا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ میرے بعد فقط ایک ہی پیغمبر آئیں گے اور ان کے آنے کے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ پھر قیامت تک نجات اور بخشش اسی طریقہ میں ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ a بتائیں گے۔

احمد اور محمد کے معنی

قرآن پاک میں حضور a کا نام احمد بھی ہے اور نبی علیہ السلام کا نام محمد بھی ہے۔ احمد کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ بڑائی کرنے والا۔

پیغمبر محمد مصطفیٰ a پوری کائنات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے والے ہیں۔ چاہے ولی ہوں، عالم ہوں، حافظ ہوں، قطب اور غوث ہوں ان سب کو اگر ہزار ہزار سال عمر ملے ان ہزار سال کے اندر اگر وہ سب اللہ کا ذکر کریں۔ عبادت کریں۔ خدا کی بڑائی اور تعریف بیان کریں تو پھر بھی پوری کائنات کی یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے رسول (a) کی ایک رکعت کی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

احمد کا مطلب اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا، اور محمد (a) کے معنی ہیں۔ جو بھی نبی کریم a کی ذات مقدس اور پاک ذات کو دیکھے تو بے اختیار ان کی زبان سے رسول پاک a کی تعریف نکلے۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے کلمہ پڑھا ہے۔ نبی کریم a کی ذات مقدس پر ایمان لائے۔ پر ابوجہل جو دشمن تھا۔ ابولہب جو دشمن تھا۔ عتبہ اور شیبہ جو دشمن تھے۔ جو نبی کریم a کے قتل کے درپے تھے۔ جنہوں نے مکہ میں جینا محال کر دیا تھا۔ لیکن جب ان کی نظر حضور a کے چہرہ اقدس پر پڑتی تھی تو ان کو بھی کہنا پڑتا تھا کہ واللہ! ’’ان ھذا لوجہہ لیس بوجہ الکذاب ‘‘قسم ہے خدا کی کہ یہ چہرہ یہ صورت کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی...... کون کہہ رہا ہے یہ...... دشمن، پکے مکے دشمن...... نبی کریم a کا چہرہ خود بتلا رہا ہے کہ اس میں کتنی صداقت اور پاک دامنی ہے۔ کتنی شرافت اور اخلاق ہے۔ جس کا مقابلہ کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

تو محمد (a) کے معنی

جو بھی دیکھے بے اختیار اس کی زبان سے تعریف نکلے۔ یعنی جس کی تعریف کی گئی...... دنیا کے اندر پہلی بار سب سے پہلے اگر کسی کا نام ’’محمد‘‘ یا ’’احمد‘‘ رکھا گیا ہے تو وہ ہمارے نبی کریم a کا رکھا گیا ہے۔ احمد کا لفظ حمد سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں تعریف کرنا...... اور قانون یہی ہے کہ کسی بھی چیز کی تعریف آخر میں کی جاتی ہے...... نبوت کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ ان سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ a ہیں۔ جو آخری پیغمبر ہیں اور تعریف بھی آخری ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آخری پیغمبر کا نام بھی اللہ تعالیٰ نے احمد رکھا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد سے نبی کریم a کی مناسبت

اللہ تعالیٰ کی تعریف سے، اللہ تعالیٰ کی حمد سے، جو مناسبت حضرت محمد مصطفیٰ a کی ذات مقدس کو ہے۔ یہ مناسبت کسی بھی دوسرے سے نہیں ہے۔ آپ کا نام احمد...... قرآن کریم کو دیکھو تو اس کی شروعات بھی الحمدللہ سے،

نماز دیکھو تو اس کی شروعات بھی الحمدللہ سے۔ یہ جو نبی کی امت بیٹھی ہے۔ فرمایا کہ:''ان امتی یقال له حمادون یوم القیامة ''میری امت کا لقب حمادون ہوگا۔ حمادون کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف کرنے والے۔ نبی کریم a کو جنت میں جو محل ملے گا۔ اس کے اوپر بورڈ لگا ہوگا۔ مقام محمود۔ مقام محمود کا مطلب ہے وہ محل کہ جس کو جو بھی دیکھے بے اختیار اس کی زبان پر تعریف جاری ہو جائے۔ نبی کریم a کو قیامت کے دن جو جھنڈا ملے گا۔ اس کا نام بھی لواء الحمد ہوگا۔ فرمایا کہ:''ولواء الحمد یوم القیامة بیدی وما من نبی الا تحت لوائی یوم القیامة ''خدا کی بڑائی کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ آدم (علیہ السلام) سے لے کر عیسیٰ (علیہ السلام) تک سارے نبی میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اللہ جل جلالہ سب نبیوں کو میرے جھنڈے تلے جمع کر کے کائنات کو یہ بات سمجھائیں گے کہ ہر کوئی نبی اپنی امت کا نبی تھا۔ مگر نبیوں کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ہیں۔ سب کہو...... a!

سمجھ گئے نا...... آخری نبی احمد۔ قرآن کریم کی شروعات بھی الحمد، نماز بھی الحمدللہ سے، امت بھی حمادون، جنت کے محلات بھی مقام محمود، جو جھنڈا ہے وہ بھی لواء الحمد، تو حمد سے جس طرح مناسب پیغمبر a کو ہے کسی اور کو نہیں ہے اور نہ ہوگی۔

یہ الگ بات ہے کہ...... ادھر ذرا میری طرف متوجہ ہو کر سنو۔ نبی a سے پہلے انبیاء علیہم السلام آئے۔ ان میں دو باتیں تھیں...... ایک تو ان کی نبوت خاص قوم کے لئے تھی۔ دوسری یہ کہ ان کی نبوت خاص وقت کے لئے تھی...... آپ قرآن کھولیں اور دیکھیں کہ جہاں بھی اور جس نبی نے بھی قوم سے خطاب کیا ہے وہاں ''یا قوم'' (اے میری قوم) سے کیا ہے۔ پھر کسی کی نبوت تین سو سال، کسی کی پانچ سو سال یا کسی کی نبوت ہزار سال...... پر جب آخری پیغمبر آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کرائی کہ میں رب العالمین ہوں اور اپنے حبیب کی پہچان کرائی کہ یہ رحمت اللعالمین ہیں۔ قرآن پاک کی پہچان کروائی کہ یہ ذکر العالمین ہے۔ کعبۃ اللہ کی پہچان کروائی کہ یہ ہدی للعالمین ہے...... اب اس کعبہ کے بعد کوئی دوسرا کعبہ نہیں ہے۔ اس قرآن کے بعد کوئی دوسری ہدایت کی کتاب نہیں ہے۔ محمد a کے بعد کوئی دوسرا رسول نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی دوسرا رب نہیں ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کروائی کہ میں رب اللعالمین ہوں۔

رب العالمین کا مطلب سارے جہانوں کا پالنے والا۔ یعنی میری ربوبیت کے بعد کسی بھی قسم کی ربوبیت نہیں ہے...... محمد مصطفیٰ a نبوت کے آسمان کے سورج ہیں۔ آپ آسمان کی طرف دیکھیں آپ کو لاکھوں کروڑوں تارے نظر آرہے ہوں گے۔ چاند روشن نظر آرہا ہوگا۔ پر یہ ان چاند اور تاروں کی اپنی روشنی نہیں ہے۔ ان کو یہ روشنی سورج سے ملی ہے۔ جب صبح سورج طلوع ہوگا تو تارے بھی نہیں ہوں گے اور چاند بھی بے رونق ہو جائے گا۔

ان سب کو اگر روشنی ملتی ہے تو سورج سے ملتی ہے...... آسمان نبوت کے سورج ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ a ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جس کسی کو بھی نبوت ملی ہے وہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ a کے طفیل ملی ہے...... حضور a کے آنے کے بعد اب ان کی نبوت ختم، شریعت

ختم......اب شریعت چلے گی تو صرف شریعت محمدی، باقی سب شریعت منسوخ۔

آپ a نے فرمایا کہ میرے اظہار نبوت کے بعد''لوکان موسیٰ حیا لما وسع الا اتباعی '' اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ کیونکہ ان کی اتباع کا موجب اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہ دور دورۂ محمدی ہے۔ان کا بھی چھٹکارا توریت میں نہیں۔قرآن میں ہے۔وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرتے بلکہ میرے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے......اگر کوئی عالمگیر نبوت ہے تو کہو کس کی...... ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ a کی ذات مقدس کی......اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور a کی تعریف کروائی۔''وما ارسلنك الا رحمة للعالمین''اے نبی! ہم نے آپ کو جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ہمارا دین محفوظ ہے

ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ a اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ان کے بعد اب کسی قسم کا کوئی بھی نیا نبی نہیں آئے گا۔اب قیامت تک پیدا ہونے والے امتی کی نجات دین محمدی میں ہے۔اسی وجہ سے اس دین میں دو خوبیاں ایسی ہیں جو دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہیں۔ 1 یہ ہے کہ یہ دین محفوظ ہے۔ 2 خوبی یہ ہے کہ یہ دین مکمل ہے۔سمجھ گئے نا......!

قرآن کا ارشاد ہے۔''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون ''﴿قرآن کریم کو ہم نے ہی نازل کیا ہےاوراس کی حفاظت کرنے والے بھی ہم ہی ہیں۔﴾

قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ نہ بادشاہوں کے پاس، نہ حافظوں کے پاس، نہ عالموں کے پاس، نہ ولیوں کے پاس۔اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے خود لیا ہے۔فرمایا: اس کی حفاظت کا ذمہ میرا کام ہے۔کتاب خداوندی پرعمل کرنا تمہارا کام ہے......تورات، انجیل آسمانی کتابیں ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے نہیں کہا کہ اس کی حفاظت کا ذمہ ہم لیتے ہیں۔بلکہ فرمایا:''لما استحفظوا من کتاب الله ''تورات کی حفاظت پادریوں کے ذمہ تھی۔انجیل کی حفاظت یہودی عالموں کے ذمہ تھی۔اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تو دیکھو کہ آج نہ تورات محفوظ ہے نہ انجیل۔آج صحیح انجیل دنیا کے پاس نہیں ہے۔عیسائیوں سے ہمارا مقابلہ ہے۔یہودیوں کو ہمارا چیلنج ہے۔وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو ہمارا چھوٹا سا چیلنج ہے کہ پوری دنیا میں تم تورات کا ایک بھی حافظ دکھا دو۔تو ہم تمہیں مان جائیں گے۔عیسائیوں کو بھی چیلنج ہے کہ انجیل کا ایک حافظ دکھا دو۔ہم تمہیں سچا مان لیں گے۔مگر یہ کتنا ہی زور لگا لیں ایک بھی حافظ نہیں دکھا سکتے۔آخر کیوں نہیں دکھا سکتے؟ اس لئے کہ انجیل ایک اور اصلی نہیں رہی۔آج دنیا میں چار انجیل ہیں۔ 1 متیٰ کی انجیل۔ 2 لوقا کی انجیل۔ 3 یوحنا کی انجیل۔ 4 مرقس کی انجیل۔

ایک کا منہ مشرق کی طرف، تو دوسرے کا منہ مغرب کی طرف۔ان کے مضمون ایک دوسرے سے نہیں ملتے ہیں۔ان کے بائبل میں بھی اسی طرح اختلافات ہیں۔پر قرآن وہ واحد مقدس کتاب ہے جس کے بارے میں ہم یقین سے دعویٰ کرتے ہیں کہ اس مسجد میں جو قرآن پڑھا گیا ہے۔یہ وہی قرآن ہے جو آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے مسجد

نبوی میں پڑھا گیا تھا اور ایسا بھی پڑھا جارہا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس حافظ کے سینے میں وہی قرآن ہے جو چودہ سو سال پہلے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ a پر نازل ہوا تھا۔

قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے کیوں لیا؟

قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے لیا کہ اگر قرآن پاک کو اس کے عالموں کے حوالہ کردیا جاتا تو بے شک اس کا بھی وہ حشر ہو جاتا جو آج توریت، زبور اور انجیل کا ہے۔ اس وقت مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے وجود میں آگئے ہیں۔ ہر کوئی ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگا رہا ہے۔ قرآن پاک کی غلط تاویل اور اسکے مٹانے کے چکر میں ہے۔ سبحان اللہ! فرمایا تم لڑتے رہو پر اس کتاب مقدس کے ایک نقطہ کو بھی تم تبدیل نہیں کرسکتے۔ اس کی حفاظت تمہارے نہیں میرے حوالے ہے۔

''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون '' ﴿ قرآن کریم کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ ﴾

اس حفاظت کا ذمہ کیوں لیا جارہا ہے؟ اس لئے کہ پیغمبر a آخری نبی ہیں۔ ان کے دین میں قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے ہدایت اور نجات ہے۔ ضروری تھا کہ آخر تک یہ دین محفوظ رہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات عالی نے خود لیا؟

ہمارا دین مکمل ہے

نمبر۲ بات کہ: ''الیوم اکملت لکم دینا''

ہمارے دین میں دوسری خوبی یہ ہے کہ یہ دین مکمل دین ہے۔ ہماری زندگی سے وابستہ جو بھی مسائل ہیں ان سب کا حل اللہ تعالیٰ نے کلام مقدس میں رکھ دیا ہے۔ اب جب یہ دین مکمل بھی ہے اور محفوظ بھی ہے تو جتنی بھی بھلائی اور ہدایت ہے وہ ہمارے دین میں ہے۔ کسی اور دین میں نہیں۔ بات سمجھ میں آئی؟ یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کسی قانون کی پیشین گوئی فرماتے ہیں۔ وہاں جھوٹے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم a کے مبارک دور میں بھی جھوٹے نبی آئے

ہمارے نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ a آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ آج ہمارے دور میں جھوٹی نبوت کے دعویٰ ہو رہے ہیں۔ پہلے نہیں تھے۔ یہ دعویٰ خود نبی کریم a اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بھی ہوئے۔ یمن میں اسود عنسی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ نے خود نبی کریم a اور صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں جھوٹے نبی پیدا ہوئے۔ ان کو حضور a نے یہ نہیں کہا کہ صحابیو! ان سے مناظرہ کرو۔ ان سے پوچھو کہ یہ کیا چاہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی یہ نہیں کہا کہ ان سے مناظرہ کرو۔ مسیلمہ سے مناظرہ کرو۔

نبی کریم a نے حضرت اسامہؓ کو یمن بھیجا کہ اسود عنسی جو جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ اس کو قتل کرکے آئے اور

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فوج تیار کر کے بھیجی کہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کرے۔اس کو مار کر جہنم رسید کیا جائے۔اللہ تعالیٰ نے ان دونوں جھوٹے مدعیان نبوت سے دعویٰ کروا کر بعد والوں کو سمجھا دیا کہ اگر تمہارے وقتوں میں کوئی کذاب، نبی کریم a کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے تو تم نے بھی وہی کرنا ہے جو نبی کریم a نے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا۔یعنی ان سے قتال کرنا ہے۔مناظرہ نہیں کرنا۔آج تو جو بھی باطل فتنہ اٹھتا ہے مناظرہ کرو۔قادیانی کہتے ہیں مناظرہ کرو۔یوسف کذاب کہتا ہے مناظرہ کرو۔گوہر شاہی کہتا ہے مناظرہ کرو۔وہ کہتا ہے مناظرہ کرو۔جو بھی باطل قوت اٹھتی ہے اپنا اشتہار چسپاں کر دیتی ہے۔دس لاکھ انعام، بیس لاکھ انعام یہ چیلنج وہ چیلنج۔یہ سب کیا ہے۔یہ سب اسی لئے ہو رہا ہے کہ ہم نے سنت اللہ اور سنت رسول کو چھوڑ دیا ہے۔ مناظروں کے چکروں میں پڑ گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔سمجھے!

مناظرے کے لئے سب تیار ہیں پر اللہ جل جلالہ نے نبی کریم a اور صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں جھوٹے نبیوں سے مناظرے نہیں کروائے۔مسیلمہ کذاب کو مارا گیا۔اسود عنسی کو مارا گیا۔یہی اس کا علاج ہے۔جس کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔

نبی کریم a نے فرمایا۔آخری زمانہ میں مہدیؓ آئیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل نہیں کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا۔قیامت کے نزدیک میں جب کانا دجال آئے گا تو اس کو مارنے کے لئے اللہ تعالیٰ آسمان سے دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔دجال کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذمہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے

گورداسپور کے ایک دجال ابواللعین مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی انگریز کی پشت پناہی پہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔پہلے پہل دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں۔مجدد کا مطلب ہے یا مجدد اس کو کہتے ہیں کہ دین میں اگر کوئی خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرے تو وہ دوبارہ اس کی اصلاح کر دے۔دین کو اصلی صورت میں قوم کے سامنے پیش کرے اور اس کی ان کاوشوں پر لوگ اس کی علمی قابلیت مان کر اس کو مجدد کہیں۔نا کہ یہ کہ وہ خود مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا پھرے۔جیسا کہ غلام احمد قادیانی دعویٰ کرتا تھا۔ایک سال تک تو مجدد بنا رہا۔پھر کہا کہ حدیث میں جو تذکرہ ہے کہ مہدیؓ آئے گا۔سو وہ مہدی میں ہوں۔تقریباً دو سال تک مہدی بنا رہا۔پھر تھوڑی ہمت بڑھی تو کہنے لگا میں مسیح ہوں۔جب پوچھا گیا کہ مسیح علیہ السلام کا تو آسمان سے نزول ہوگا۔تم تو ادھر ہی پیدا ہوئے ہو تو کہنے لگا وہ مسیح انتقال کر گئے۔ان کی قبر کشمیر میں ہے۔سمجھے نا! تقریباً ڈھائی سال تک مسیح کا ڈھونگ رچانے کے بعد دعویٰ کیا کہ میں ظلی نبی ہوں۔ظلی نبی کا مطلب ہے کہ اس نے نبی کریم a کی اتنی تابعداری کی اتنی تابعداری کی ہے کہ اس کے بدلے اس کو نبوت مل گئی ہے۔لعنت اللہ علی الکاذبین!

حقیقت میں شریعت کا قانون یہ ہے کہ نبی کریم a کی اتباع کی وجہ سے حافظ بن سکتا ہے۔عالم بن سکتا ہے، ولی بن سکتا ہے، غوث بن سکتا ہے، قطب بن سکتا ہے، ابدال بن سکتا ہے، تبع تابعی بن سکتا ہے۔اگر ایمان کی

حالت میں نبی کریم a کی صحبت میں بیٹھا یا دیدار کیا تو صحابی تو بن سکتا ہے۔ پر نبی کریم a کی اتباع کرنے سے کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا۔ اگر ایسا دعویٰ کیا تو کافر ہوگا۔ سمجھئے۔ سب سے زیادہ اتباع اگر کسی نے کی ہے تو ابو بکر صدیقؓ نے کی ہے۔ اتباع کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ نبی نہیں بنے۔ اتباع سے حضرت عمر فاروقؓ نبی نہیں بنے، حضرت عثمان غنیؓ نبی نہیں بنے۔ حضرت حیدر کرار علیؓ نبی نہیں بنے۔ خالد بن ولیدؓ نبی نہیں بنے۔ معاذ بن جبلؓ نبی نہیں بنے۔ تو آخر اتباع رسول اللہ سے یہ گاموکانا کیسے نبی بن سکتا ہے اور پھر اتباع کی بھی کہاں۔ ساری زندگی تو انگریز کا پٹھو بن کر اسلام کو زنگ لگاتا رہا تھا۔

تقریباً اڑھائی سال کے بعد کہنے لگا کہ میں مستقل نبی ہوں؟ پر کس قسم کا......؟ یعنی میں از خود محمد(a) دوسری شکل میں آیا ہوں ......اس کی تصویر یعنی وہ تھی جس سے وہ مکہ مدینہ میں آیا تھا اور اس کی دوسری تصویر اور نمونہ میں خود ہوں۔ لعنة اللّٰہ علی الکاذبین!

اب مثیل محمد بن کر نبوت پر براجمان ہوگیا۔ اس کے ایک خلیفہ اکمل نے اس کی لعنت کا دائرہ بڑھانے کے لئے ایک شعر کہا۔ تھا جس کو اس نے بہت پسند کیا۔ نقل کفر، کفر نباشد!

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(لعنت اللّٰہ علیہ)

میں یہ باتیں آپ کو کیوں بتارہا ہوں؟ آپ تو پڑھے لکھے ہیں۔ اس کے دعوے کو سمجھ رہے ہیں۔ اگر کوئی ان پڑھ بھی لے سن لے تو وہ بھی اتنا شعور رکھتا ہے کہ اس قادیانی ملعون کا دعویٰ سن کر اس کے منہ پر لعنت بھیجے اور اس کو کذاب کہے۔ سمجھے!

کیا نبوت ملنے کا یہی طریقہ کار ہے؟ کہ درجہ بہ درجہ دعویٰ کرتا جائے اور نبوت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جائے۔ بلکہ اس سے بھی آگے کا دعویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں بخشا۔ کہتا ہے ایک دفعہ میں خدا کے ساتھ سویا۔ مجھے حمل ہوگیا۔ یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔ اس منحوس کو ایسا کہتے تھوڑی سی بھی شرم وحیا نہیں آئی۔ اس کی اس بات سے اس کے اندر کے کردار کو کیا کہتے ہیں۔ وہ آپ کو خوب پتہ ہے۔ مسجد کے احترام اور خواتین کی وجہ سے میں وہ لقب یہاں کہنا نہیں چاہتا۔ بہر حال مجھے بتاؤ کہ یہ آدمی جس کو اس کی ذریت نبی سمجھتی ہے۔ اگر میں اس کی تضاد بیانیاں اور جھوٹے دعوے یہاں بیان کروں تو یقین کرو تم لوگ اس کو پاگل تو الگ، اخلاق سے گرا ہوا انسان سمجھو گے اور تھا بھی گندہ انسان۔

یہ جب بھی کوئی دعویٰ کرتا تو مناظرہ کا چیلنج کر دیتا تھا اور پھر کنی کترا کر بھاگ جاتا تھا۔ بعد میں الٹے سیدھے بیان دے کر اپنی خجالت مٹاتا پھرتا تھا۔ ہمارے مولویوں کو بھی آج کل بڑا شوق ہے مناظرہ کا۔ عیسیٰ مر گیا۔ میرے سے مناظرہ کرو یہ ہمارے مولوی صاحبان حیات عیسیٰ پر مناظرہ کرتے ہیں۔ (اشارہ سامنے بیٹھے عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت کے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت ضلع بدین کی طرف تھا) پھر مناظرے پر مناظرے ہوتے جاتے ہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پاگئے ہیں۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ وفات پاگئے ہیں تو عقلمندو! ان سے کہو کہ پھر تمہارا مرزا عیسیٰ کیسے ہوا۔ دعویٰ تو خود ہی جھوٹا ہوگیا نا! اس میں مناظرہ کیسا۔ اگر ابھی کوئی کہے کہ پرویز مشرف ملعون مرگیا ہے۔ یہ بوڑھو شیدی بیٹھا ہے۔ یہ کہتا ہے پرویز مشرف میں ہوں۔ کرسی میری ہے۔ اگر مشرف مرگیا تو تو مشرف کیسے ہوسکتا ہے۔ ہے کوئی عقل کی بات۔ اگر بالفرض والمحال عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور دوبارہ دنیا میں نہیں آتے تو پھر تو عیسیٰ کیسے ہوگیا۔ بات کو سمجھیں؟

اسی بدبخت نے اپنے آپ کو عیسیٰ کہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں کہ الامان والحفیظ! جس شخص کی باتیں تضاد بیانیوں سے بھری ہوئی ہوں۔ اس کے لئے ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے، کذاب ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ایسے جھوٹے بدبخت سے مناظرہ کیسا۔ اس کی شریعت الگ، نبوت الگ، امت الگ۔ ہم حضور a کے ماننے والے ہماری شریعت الگ تو پھر مناظرہ کی کیا تک۔ یہ تو سیدھا سیدھا بد دماغی کا کیس ہے؟ بہرحال اسی لئے کہ ان کی ہر چیز ہم سے جدا ہے۔ ان کو کافر قرار دیا گیا۔ اس کے لئے مسلمانوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی۔ بالآخر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں اس فتنہ کو کافر قرار دیا گیا۔ باقی جو تحریکیں چلیں اور جس طرح کی قربانیاں مسلمانوں نے دیں۔ وہ آپ نے مولانا (مولانا اللہ وسایا) سے سن لی ہیں۔

ہندو کو ہندو کہنا بے انصافی نہیں ہے

اب یہ لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم سے بے انصافی ہوئی ہے۔ آپ ایمان سے بتائیں کیا ہندو کو ہندو کہنا بے انصافی ہے۔ (سب نے کہا۔ نہیں) ہم کہتے ہیں کہ تم غیر مسلم ہو تمہارا نبی الگ ہے۔ شریعت الگ ہے۔ تم بھلے سے اس کے پیچھے چلو اس کو پوجو یا جو بھی کرو۔ پر ہم مسلمانوں کے جو شعائر ہیں ان کو استعمال نہ کرو۔ مسجد صرف ہم مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے۔ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر بناؤ اور اس کا نام مسجد رکھو۔ تم لوگ اس کو مندر کہو یا گردوارہ، گرجا کہو یا مرزا وڑہ۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس کو مسجد کہو گے تو پھر جوتے کھاؤ گے۔ جیل جاؤ گے۔

ہمارا کلمہ ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ‘‘ ہے۔ عیسائیوں کا الگ کلمہ ’’لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ ‘‘ ہے۔ یہودیوں کا الگ کلمہ ’’لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ ‘‘ ہے۔ تمہیں ہمارے کلمہ کو استعمال کرنے کا کوئی بھی حق نہیں ہے۔ ہمارے کلمہ کو تم تب استعمال کرسکتے ہو جب ہمارے نبی کی مکمل تابعداری کروگے۔ نبوت کسی اور کی، کلمہ کسی اور کا۔ شریعت کسی اور کی، واہ کیا دین ہے۔ یہ دین ہے یا چوں چوں کا مربہ۔

پوری دنیا میں افراتفری ہو رہی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ چیخ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ لوگ اس لئے چلا رہے ہیں کہ ان کے خود ساختہ نبی اور اس کی ذریت کا دفاع کریں۔ جب جھوٹا نبی بنایا ہے تو اس کی

جھوٹی امت کے جھوٹ کا بھرم بھی تو رکھنا ہے۔ قادیانی ایک جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔ ان کے آقا اس کو دس کر کے اس کی تشہیر کرتے ہیں۔ بغیر تحقیق کے ملکی لیول پر احتجاج شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے حکمران بھیگی بلی کی طرح صفائیاں دینے اور مولویوں پر پابندی لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اب تو آرڈیننس تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم کا سوچا جا رہا ہے۔ حکمرانو! ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں۔ ترمیم کرنا تو درکنار آئندہ ایسا سوچنا بھی مت۔ نبی کریم a کے متوالے پروانے تمہاری حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ ہم کو موت تو گوارا ہے۔ پر تحفظ ناموس رسالت پر کوئی لب کشائی کرے یہ ہم قطعاً گوارا نہیں کریں گے۔ سب کہو انشاء اللہ! (انشاء اللہ)

تو میں بات کر رہا تھا اسلامی شعار کی۔ مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھو۔ اگر کسی گھر میں چور گھس آئیں تو شور تو مچایا جائے گا۔ حکومت چور کو نہیں پکڑتی، شور مچانے والے کو پکڑ رہی ہے کہ تم قصوروار ہو۔ چور چور کا شور کیوں مچایا۔ ہے نا اندھی پالیسی۔

قادیانی چور ہیں۔ انہوں نے ہمارے اسلامی شعائر چرا کر اپنائے ہیں۔ ہم شور مچا رہے ہیں۔ حکومت کا کام ہے چور کو پکڑے، اس کو سزا دے۔ ورنہ اگر ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو یہ کام ہم خود کر لیں گے۔

ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ووٹر لسٹ میں ان کے ناموں کا اندراج اقلیتی لسٹوں میں کیا جائے۔ مسلمانوں کی ووٹر لسٹوں میں انہوں نے دھوکہ دہی سے جو نام لکھوا رکھے ہیں وہ فی الفور ختم کئے جائیں۔ انہیں پابند بنایا جائے کہ یہ اپنے نام اقلیتوں کی لسٹ میں لکھوائیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے سے باز آئیں۔ پھر بھلے سے یہ الیکشن میں حصہ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جس طرح قادیانیوں کا کفر صاف اور واضح ہے۔ اسی طرح ان کا غدار پاکستان ہونا بھی صاف اور واضح ہے۔ یہ پاکستان میں ہوں یا لندن میں۔ جہاں کہیں بھی ہوں۔ ان کی تمام تر سوچوں کا محور پاکستان کو کمزور کرنے اور اس میں دہشت گردی کر کے اس کو نقصان پہنچانے پر ہوتا ہے۔ یہ پاکستان میں جتنی بھی دہشت گردی ہو رہی ہے۔ اس کے پیچھے کون ہے۔ یہی قادیانی ہیں۔ جو روپ بدل کر دہشت گردی کر رہے ہیں۔ ان کی دہشت گردی کا پورا ایک منظم جال ہے۔ جو پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ قادیانی جو بڑی بڑی پوسٹوں پر ہیں۔ ان کو مکمل دفاعی سپورٹ کرتے ہیں۔ اسی لئے تو آج تک ہمارے یہ جو درجنوں علمائے کرام شہید ہوئے ہیں۔ ان کے قاتل مل نہیں سکے ہیں۔ پکڑے کیسے جاتے یہ اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کر کے ایجنسی والوں کی پناہ میں آجاتے ہیں اور پھر وہی ایجنسی والے علماء کے قاتل تلاش کرتے ہیں۔ یہ سب ہماری خفیہ ایجنسیوں میں موجود کالی بھیڑوں کا کیا دھرا ہے۔ ہم اپنے اللہ سے امید رکھتے ہیں اس کی لاٹھی بے آواز ہے۔ انشاء اللہ! وہی ان کا انجام برا کرے گا۔ جب اللہ جل جلالہ نے ہمارے دین میں خوبیاں رکھی ہیں اور دین کو محفوظ اور مکمل بھی کیا ہے تو اب کون سی خامی رہ گئی ہے۔ جس کو دور کرنے کے لئے کوئی نیا نبی آئے۔ نبی کے آنے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ یا تو پچھلا دین ناقص ہو یا دین مٹ گیا ہو یا نیا دین جاری کرنا ہو۔ جب اللہ جل جلالہ خود فرما رہے ہیں کہ دین محفوظ بھی ہے اور مکمل بھی ہے تو آپ خود بتائیں بات عقل میں آتی ہے کہ اب کوئی نیا نبی آئے۔ جب کہ ہمارے نبی کریم a نے واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ میں آخری نبی

ہوں۔ میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہے تو پھر اس کے جھوٹے دعوئ نبوت کے کیا معنی۔ کہتا ہے کہ نبوت رحمت ہے۔ یہ مولوی ملاں رحمت کا دروازہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے نبوت کا دروازہ بند کیا ہے کیا؟ ہم تو اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ ''خاتم النبیین ''اس کے کیا معنی ہیں۔اس کے معنی ہیں کہ قیامت تک نبی کریم a کی نبوت جاری رہے گی۔اس کا مطلب ہی یہی ہے۔ختم نبوت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نبوت دنیا سے ختم ہوگئی۔ختم نبوت کا مطلب ہے کہ قیامت تک نبوت جاری رہے گی۔ پرکس کی۔کہو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ a کی۔ہمارے نبی قیامت تک آنے والے انسانوں کے بھی نبی ہیں۔اسی لئے اب قیامت تک کسی اور نبی کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔اب ہم اس ملعون غلام احمد سے پوچھتے ہیں کہ تو نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔یہ تو بتا کہ تیرے نبی ہونے سے اس امت کو فائدہ کیا پہنچا؟ تو نے دین یا دنیا کو کوئی فائدہ پہنچایا ہو تو بتا۔

نبی کریم a تشریف لائے۔لوگ مشرک تھے، بت پرست تھے، ننگے ہوکر طواف کرتے تھے۔ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے۔چوریاں کرتے تھے۔زنا پر فخر کرتے تھے۔لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے۔پل پل میں جھگڑا ہوتا تھا۔''یزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ'' ہمارے نبی aاس قسم میں مبعوث ہوئے۔ان کو پاک اور صاف کیا۔ان میں صدیقؓ بنے، فاروقؓ بنے، عثمانؓ بنے، حیدرؓ بنے۔انہیں میں حسنؓ اور حسینؓ بنے۔خالد بن ولیدؓ بنے۔ بالآخر جبرائیل علیہ السلام کو بھی کہنا پڑا کہ اے محمد a آپ کی تعلیم نے ایسی پاک جماعت تیار کی ہے جس کا مقابلہ فرشتوں کی جماعت بھی نہیں کرسکتی ہے۔کفر گیا، شرک گیا، ساری بدرسمیں گئیں۔دل محبت اور اخوت سے لبریز ہوگئے۔

اور اس کے آنے سے کیا ہوا؟ اس کے آنے کے بعد صرف یہ کام ہوا۔اس نے فتویٰ جاری کیا کہ:''جو مجھے نہیں مانتے وہ کتیا اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔'' اس نے سب مسلمانوں کو کھلم کھلا گالی دی۔آٹھ دس شرابی کبابی اپنے ساتھ ملاکر باقی سب مسلمانوں کو اس نے کافر قرار دیا۔اس نے امت میں انتشار پیدا کیا۔اس نے اپنی مارکیٹ چمکانے کے لئے نبوت کے نئے نئے طریقے نکالے۔

دشمن کتنا ہی زور آور کیوں نہ ہو۔لیکن وہ نبی کی ذات میں عیب نہیں دکھا سکتا۔کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ابو سفیان جس وقت میں کافر تھے۔ہرقل بادشاہ نے جب ان سے پوچھا تھا۔''کیف نسبہ فیکم'' محمد a کا خاندان کیسا ہے۔کہنے لگا۔''فینا ذو نسب '' کہا بادشاہ، قسم ہے خدا کی! سرزمین عرب میں محمد مصطفیٰ (a) جیسا پاک نسب والا دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔سبحان اللہ!

مرزا قادیانی سے پوچھو کہ تیرا نسب کیا ہے۔

باپ کا نام غلام مرتضیٰ، ماں کا نام گھسیٹی، پتہ نہیں کس نے اس کو کہاں ...... ہے۔شراب اور افیون کا موالی۔ایک آنکھ سے کانا۔بیماریوں کا مرکب، جھوٹ بازی کا شوقین،لڑکیوں کا دلدادہ، آوارہ مزاج وغیرہ وغیرہ۔

نبی حسین ہوتا ہے

حسن اور جمال کی طرف آؤ۔ نبی کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔دوپہر کا سورج ہے جو ساری کائنات کو

روشن کئے ہوئے ہے۔ ام المؤمنین امی عائشہ کہتی ہیں۔’’لنا شمس وللافاق شمس …… وشمسنا فوق شمس السماء‘‘

کہتی ہیں ایک آسمان پر سورج ہے جو پوری دنیا کو روشن کئے ہوئے ہے۔ ایک سورج میرے گھر میں ہے جو محمد مصطفیٰ a ہیں۔ آسمان والے سورج کی روشنی بارہ گھنٹے ہے۔ نبوت والے سورج محمد مصطفیٰ a کی روشنی چوبیں گھنٹے ہے۔ آسمان والا سورج دنیا کے راستے دکھاتا ہے۔ محمد a بچھڑے بندوں کو رب سے ملا کر آخرت کا صحیح راستہ دکھاتے ہیں۔ اس سورج کی روشنی میں جو کھڑا ہوا پسینہ پسینہ ہوگیا۔ محمد a کے ساتھ جو کھڑا ہوگیا وہ رحمت سے شرابور ہوگیا۔

اس غلام احمد کی شکل، خدا کرے تمہیں ایسی شکل نا دیکھنی پڑے۔ ایسی شکل کہ دیکھتے ہی الٹی آجائے۔ افیون اور شراب کی لعنت چہرے پر برستی رہتی تھی۔ جھوٹی نبوت کی لعنت اس کے چہرہ سے عیاں تھی۔ جو شخص سچے پیغمبر کو جھٹلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی شکل دنیا میں بھی پھٹکار دیتا ہے اور یہ شخص اس پھٹکار کا چلتا پھرتا نمونہ تھا۔

ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ کچھ لوگ قادیانی ہوئے ہیں۔ یا قادیانی مرزا کو نہیں مانتے۔ ماننے والے ہیں پر وہ اس کو اس کی سچائی یا بڑا بزرگ سمجھ کہ اس پر ایمان نہیں لا رہے ہیں۔ یہ صرف پیسے کا کمال ہے۔ پیسہ، نوکری اور چھوکری۔ یہ لوگ سادہ لوگوں کو ان چیزوں کا لالچ دے کر اپنی جماعت کا فارم بھروا لیتے ہیں اور شور کرتے ہیں کہ ہم نے اتنے لوگ قادیانی کر لئے۔ ارے عقل کے اندھو ذرا ان پر سے اپنی نوازشوں کو ہٹا کر تو دیکھو۔ پھر پتہ لگ جائے گا کہ یہ تمہارے ہیں یا پیسوں کے۔ یہ ڈالڈا کے ڈبے، چاول کی بوریاں اور ہسپتالوں میں مفت علاج کی آڑ میں تم اپنا کام بنا رہے ہو۔ وہ اپنا کام بنا رہے ہیں۔ اگر یہ ہمارے نہیں تو پھر یہ تمہارے بھی نہیں ہیں۔ یہ لوگ تو تمہاری حسین وجمیل لڑکیاں دیکھ کر رال گرا دیتے ہیں۔ تمہارے جال میں آجاتے ہیں۔ یہ ختم نبوت والے شور بھی مچاتے ہیں۔ لیکن اگر ان کی آنکھوں سے ہوس کی پٹی نہیں ہٹ رہی تو ہم کیا کریں۔

جگہ جگہ بدمعاشی کے اڈے کھلے ہوئے ہیں۔ ایمان بچانا مشکل ہے۔ نبی کریم a نے فرمایا۔’’یصبح رجل مؤمنا ویمسی کافرا ‘‘ جو صبح کو مؤمن ہوگا وہ شام کو کافر ہوگا۔ انسان کے ایمان کی آج یہ حالت ہے۔ اسی لئے تو یہ بیچارے حضور a کی عزت وناموس کی خاطر دردر پھر رہے ہیں۔ تاکہ آپ لوگوں کو کھوٹے اور کھرے کی صحیح پہچان ہو جائے۔ آپ کا ایمان سلامت رہے۔ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو۔ ان سے میل ملاپ بند کرو۔ ان سے نفرت کرو۔ ان کے گرد گھیرا اتنا تنگ کردو کہ یہ فتنہ اپنی موت آپ مرجائے۔ یہ ہمارے دین کے خلاف بکواس نہ کرسکیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو میرے الفاظ سخت لگیں۔ لیکن جب تک قادیانیوں کی زبان ہمارے نبی کریم a کی شان میں بھونکتی رہے گی اور یہ بھونکنا بند نہ ہوگا۔ ہم اسی شدت سے ان کے خلاف برسرپیکار رہیں گے۔ کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

نجات صرف دین محمدی میں ہے

الحمدلله ۰ الحمدالله ! ہم اس دین کے تابعدار ہیں۔ جو دین قیامت تک جاری رہے گا۔ جس دین میں نجات اور بخشش ہے وہ دین صرف اور صرف اسلام ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ آخر دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ وہ بھی یہی دین اختیار کریں گے اور نبوت کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ نبی کریم a کے امتی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔

ہم دین حق پر ہیں۔ قادیانی، عیسائی، پرویزی، چکڑالوی، منکر حدیث اور یہودی ہمیں دین حق سے ہٹانے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ لیکن انشاءاللہ! انہیں ناکامی ہوگی۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ اس دور میں ایمان بچانا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت دے۔ آمین!

اسی لئے تو آپ لوگوں سے گذارش کرتے رہتے ہیں کہ خدارا شریعت محمدی کی خود بھی پوری پوری پابندی کرو اور دوسروں کو بھی پیار محبت سے سمجھاؤ۔ اسی لئے آپ لوگوں سے بار بار کہتے رہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ کسی سے مناظرہ نہیں کر سکتے تو کم از کم انہیں قادیانیت کے بارے میں مکمل آگاہی تو ہونی چاہئے۔ ان کے خلاف دل میں نفرت تو ہونی چاہئے۔ جب قادیانیوں کے خلاف تمہارے دل میں نفرت ہوگی تبھی نبی کریم a تم سے خوش ہوں گے۔ ان سے یاری دوستی اور رشتہ داری میں قطع تعلق کرنے میں آسانی ہوگی۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے میں آسانی ہوگی۔ اگر یہ مدد کے طور پر کوئی چیز دیں تو ان کے منہ پر ماردو۔ انہیں بتادو کہ ہم نبی کریم a کے عاشق اور پروانے ہیں اور تم ہمارے نبی کریم a کے دشمن ہو۔ ہم مرنا تو پسند کرلیں گے۔ لیکن نبی کریم a کے دشمن کی مدد نہیں لیں گے۔ سب کہو! انشاءاللہ! (انشاءاللہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم تمہیں اور مجھے نبی کریم a کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ حضور a کے دشمنوں سے سچی نفرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ باطل اور دجل فرقوں سے بچائے۔ ان کے شر سے ہمارے ایمان محفوظ رکھے۔ ہمارا خاتمہ اللہ تعالیٰ ایمان پر اور نبی کریم a کی سنت پر فرمائے۔ آج سے عہد کرلو کہ ہمیں قادیانیوں سے کسی قسم کا بھی تعلق نہیں رکھنا ہے۔ ٹھیک!

’’وآخردعوانا والحمد لله رب العالمين ۰ اللهم اغفرلى ولدى ولجميع المسلمين والمؤمنات ‘‘ یا اللہ! ہمارے آج کے اس مل بیٹھنے کو تو اپنی بارگاہ میں قبول مقبول بنا۔ یا اللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفاء کاملہ عطا فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کو حضور a کی سچی محبت نصیب فرما۔ یا اللہ! نبی کریم a کی نسبت پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں نبی کریم a کے دین کا عاشق بنا۔ پروردگار عالم! ہمارا ایمان پر خاتمہ فرما۔ قبر اور حشر کے عذاب سے ہمیں بچانا۔ یا اللہ! جو بے نمازی ہیں ان کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ ان کی اولاد کو نیک اور صالح بنا۔ بے اولاد کو اولاد نصیب عطاء فرما۔ جو محتاج ہیں، غریب ہیں۔ بے روزگار ہیں۔ ان کے لئے حلال روزی نصیب میں عطاء فرما۔

’’وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين ۰ آمین ثم آمین!‘‘

قادیانی سوالات کے مسکت جوابات!

مولانا اللہ وسایا

۱...... عیسیٰ علیہ السلام کب فوت ہوئے؟

ایک بار قادیانی نے کہا کہ دیکھئے جی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب فوت ہوئے۔ رحمت عالم a کی تشریف آوری سے قبل یا بعد میں؟ قادیانی نے کہا کہ حضور علیہ السلام سے قبل مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کہ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳) پر لکھا ہے کہ: ’’جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔‘‘ یہ کتاب ۱۸۸۴ء میں مرزا قادیانی نے لکھی۔ معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام ۱۸۸۴ء تک مرزا قادیانی کے بقول زندہ تھے۔ اس کے بعد کب فوت ہوئے۔ آپ بتادیں؟ یا لکھ دیں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے؟

۲...... ابن مریم کی جگہ ابن چراغ بی بی کیسے؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ جی! عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب؟ کہا حضور علیہ السلام سے پہلے۔

راقم...... تو مرزا قادیانی کیسے مسیح ہوگیا؟

قادیانی...... حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح آئے گا تو مراد اس سے مرزا۔

راقم...... بندۂ خدا! آپ کے بقول عیسیٰ علیہ السلام، حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے فوت ہوگئے تو جو فوت ہوگئے ان کے متعلق حضور علیہ السلام کیسے فرماتے ہیں کہ وہ آئیں گے؟ اگر فرمایا کہ وہ آئیں گے تو اس کا معنی یہ کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔ اچھا اگر آپ کے بقول مسیح کی جگہ مرزا قادیانی نے آنا تھا وہ آگئے۔

بہت اچھا تو دیانت وعقل کا تقاضہ ہے کہ جس نے آنا تھا اس کے آنے کا اعلان کیا جاتا۔ آنا مرزا بن چراغ بی بی نے تھا۔ لیکن اعلان کیا مسیح ابن مریم آئے گا۔ بھائی! تو جس کا اعلان ہوا وہی تشریف لائیں گے۔ اگر مرزا قادیانی نے آنا تھا تو اس کا اعلان ہوتا۔ قرآن وحدیث کے ذخیرہ میں ایک آیت، ایک حدیث دکھادو۔ جس میں ہو کہ مرزا قادیانی بن چراغ بی بی آئے گا تو ہم مان لیں گے۔ وہ قادیانی مبہوت ہوگیا۔

۳...... مرزا قادیانی کا الہام قرآن کا ناسخ؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا ضد ہے کہ آپ اسے کافر کہتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا۔ میاں ضد نہیں بلکہ ہم مرزا قادیانی کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے الہام سے قرآن مجید کو منسوخ کیا۔ اس لئے مرزا قادیانی نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ومرتد ہے۔ قادیانی نے حیرت سے کہا وہ کیسے؟

راقم نے عرض کیا۔ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) پر تحریر کیا ہے:
''ھو الذی ارسل رسوله باالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله'' یہ آیت حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔
براہین کی تصنیف کے وقت مرزا قادیانی کا مجدد، ماموراور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس وقت قرآن مجید سے استدلال کر کے کہا کہ گویا قرآن مجید کی رو سے مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے: ''لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا۔ یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری (علیہ السلام) جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں وہ فوت ہوچکے...... اوران کی جگہ آپ (مرزا قادیانی) ہیں۔'' (سیرۃ مسیح موعود ص۳۰، مصنفہ مرزا محمود)
مرزا قادیانی نے پہلے ۱۸۸۴ء میں قرآن مجید کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ پھر ۱۸۹۱ء میں اپنے الہام کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تو گویا مرزا قادیانی کے الہام نے قرآن مجید کو منسوخ کردیا؟ اتنی بات مرزا قادیانی کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔

۴...... میں رانجھا ہوگئی؟

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷) پر لکھا ہے: ''پھر اسی کتاب (براہین احمدیہ) میں اس مکالمہ کے قریب یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول الله والذین معه اشداء علیٰ الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''
راقم نے ایک گفتگو میں یہ حوالہ پیش کیا۔ قادیانی مجیب نے کہا: ''میں رانجھا، رانجھا کردیں رانجھا ہوگئی'' کہ مرزا قادیانی محمدؐ، محمدؐ کرتے کرتے محمدؐ ہوگیا۔ میرے لئے یہ جواب بہت ہی سوہان روح، ایک تو مرزا قادیانی کو معاذ اللہ محمد رسول اللہ ثابت کیا جارہا ہے اور استدلال میں کسی پنجابی شاعر کے شعر کا ایک ٹکڑا پیش کیا جارہا ہے۔ عوام سامعین دیہاتی، پنجابی ذوق کے، اب ان کو کس طرح اس دجل سے بچایا جائے؟ راقم نے کہا۔

راقم...... (قادیانی سے) آپ کے والد نام

قادیانی...... کیوں؟

راقم...... میاں ہے تو بتادو؟

قادیانی...... کیا ضرورت پیش آگئی؟

راقم...... میاں آپ سے والد کا نام پوچھا ہے کسی خاتون کا تو نہیں۔ اگر ہے کوئی تو بتادو؟

قادیانی...... میرے والد کا نام گل خان۔

راقم...... جیب سے نکالی تسبیح اور پھیرنی شروع کی۔ گل، گل، گل۔ ضرب پے ضرب، چل سو چل۔ گل ہی گل۔ قادیانی اور پبلک حیرت زدہ کہ مولوی صاحب نے یہ کیا شروع کردیا۔ خیر جب تسبیح مکمل ہوگئی اور ان کی حیرت کا گراف بھی آخری ڈگری پر چلا گیا تو قادیانی نے کہا۔

قادیانی ...... یہ کیا؟

راقم ...... میں گل، گل کردیں گل ہوگئی۔ میں آپ کا باپ آپ میرے بیٹے۔ تو حلالی بیٹے۔ باپ کے سامنے نہیں بولا کرتے۔ آپ مناظرہ کررہے ہیں؟

قادیانی ...... اخلاق بھی کوئی چیز ہے؟

راقم ...... اخلاق کے باعث ہی کہا کہ میں آپ کا باپ، ورنہ تو کہتا کہ میں گل، اور والدہ کو کہنا شام کو میرا انتظار کرے۔

قادیانی ...... مولوی صاحب! آپ بدتمیزی کررہے ہیں۔

راقم ...... شریف آدمی! تم کہو کہ مرزا قادیانی محمدؐ تھا تو کوئی حرج نہیں۔ میں کہوں کہ میں تمہارا باپ، تو بداخلاقی۔ حالانکہ جو دلیل تم نے دی وہی دلیل میری۔ اب یا مجھے اپنا باپ مانو یا تسلیم کرو کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں محمدؐ ہوں۔ یہ اہانت رسول اللہ ہے اور مرزا قادیانی کے کفر کی دلیل صریح۔ قادیانی کی گردن جھک گئی اور زبان رک گئی۔

۵ ...... قادیانی مسیلمہ کذاب؟

ایک مناظرہ میں قادیانی سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہے۔ لگا کہنے کہ ہم ان کو اہل کتاب سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے سوال کیا کہ مولوی صاحب آپ بھی بتادیں کہ آپ احمدیوں (قادیانیوں) کو کیا سمجھتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ ہم آپ کے گرو مرزا قادیانی کو مسیلمہ کذاب کا بھائی اور قادیانیوں کو مسیلمہ کذاب کی پارٹی کی طرح کافر ومرتد سمجھتے ہیں۔

۶ ...... پٹواری نہیں بلکہ مفسرین؟

ایک قادیانی نے کہا مولوی صاحب! لفظ توفی کا معنی تو پٹواری، نمبردار کو بھی معلوم ہے کہ وہ مرنے والے کو متوفی لکھتے اور کہتے ہیں۔ پٹوار کے کاغذات اس پر شاہد ہیں۔ مولانا محمد امین اوکاڑوی نے فرمایا کہ آپ کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ آپ قرآنی الفاظ کے معانی پٹواریوں والے کرتے ہیں۔ جب کہ ہم کہتے ہیں قرآن کے معانی وہ کرو جو آج تک امت مسلمہ اپنے مسلمات کی رو سے کرتی چلی آئی ہے۔

۷ ...... مرزا جاہل تھا؟

ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو کم از کم عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ ص۴۹) پر لکھتا ہے کہ: ’’عید اس کا نام نہیں کہ بازاری عورتوں کے رقص کا شوق کیا جائے۔‘‘ ’’و بؤسھن و عناقھن‘‘ ’’اور ان کا بوسہ گلے لپٹانا۔‘‘

بوسہ کی عربی مرزا قادیانی نے بؤسہن لکھی ہے۔ کیا دنیا میں کسی عرب نے لفظ بوسہ کو عربی شمار کیا ہے۔ بوسہ اردو کا لفظ ہے۔ اسے عربی میں گھسیڑنا مرزا قادیانی کی فصاحت و بلاغت کا ہی کرشمہ قرار دیا جا سکتا ہے اور اس سے

یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کتنا بڑا جاہل تھا۔ جسے اردو الفاظ کی عربی تک نہ آتی ہے۔ اس سے اس کی جہالت مآبی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۸...... مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل؟

ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ اور کچھ نہیں مرزا قادیانی کو عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ میرا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل تھا۔ اس پر وہ قادیانی بھنا گیا۔ راقم نے دوسرا وار کیا کہ مرزا قادیانی تو رہا اپنی جگہ، میرے نزدیک تو آپ بھی جاہل ہیں۔ یہ سنتے ہی اس کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ اس کے کچھ کہنے سے قبل، راقم نے کہا کہ اگر آپ کچھ جانتے ہیں تو اسلامی مہینوں کے نام بتائیں۔ اس نے کہا۔ محرم، صفر، ربیع الاوّل، راقم نے کہا آپ غلط کہتے ہیں۔ صفر دوسرا مہینہ نہیں چوتھا ہے۔ اب وہ کہے دوسرا، راقم عرض کرے کہ چوتھا۔ اس پر اسے آیا غصہ۔ مارے غصہ کے کانپتے ہوئے کہا کہ کون الو کا پٹھہ کہتا ہے کہ صفر چوتھا مہینہ ہے۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۸) پر لکھا ہے۔ اب اس بیچارے کی کیفیت دیدنی تھی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ مرزا قادیانی کو عالم ثابت کرنا چاہتا تھا۔ خود الو کا پٹھہ مان لیا۔

۹...... شیطان کے ماننے والے بہت؟

ایک بار مناظرہ میں قادیانی لاجواب ہوگیا تو اس نے چال چلی کہ مولوی صاحب چلو آپ کے نزدیک مرزا قادیانی جھوٹا ہی سہی۔ لیکن اتنا تو مانیں کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے بہت ہیں۔ راقم نے کہا کہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ ماننے والے تو شیطان کے بھی بہت ہیں۔

۱۰...... دنیا میں مرزا قادیانی کا ایک بھی ماننے والا نہیں؟

ایک بار دوسرے مناظرہ میں قادیانی مناظر نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور یہ کہ ہماری تعداد اتنی ہے۔ راقم نے کہا کہ میاں صاحب میرا دعویٰ یہ ہے کہ: ”پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔“ اس پر وہ قادیانی ایسا آگ بگولا ہوا کہ لگا اچھلنے۔ ہاتھ ہلائے، گردن گھمائے، ایسی تیزی دکھائی کہ پٹھے پر ہاتھ رکھنا مشکل ہوگیا۔ مولوی صاحب! آپ کا ایسا بدیہۃ البطلان دعویٰ کہ تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ ایسے شخص کو میرے سامنے لاکر بٹھادیا۔ لوگو! دیکھو میں قادیانی، میرا باپ قادیانی، میری ماں، میرا خاندان، میرے چک کے لوگ اور جو میرے ساتھ آئے۔ یہ سب مرزا صاحب کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر اس کے ہر قول وفعل پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا میاں صاحب میرے دعویٰ کے الفاظ پھر سنیں۔ پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔ اگر یہ غلط ہے تو سنئے: مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ”میں حجر اسود ہوں۔“

(اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

اسی طرح مرزا قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے: ”انی واللّٰہ فی ھذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان

فی مکة کعبة الحجاج وانی انا الحجر الاسود الذی وضع له القبول فی الارض والناس بمسه یتبرکون ''خدا کی قسم جیسے مکہ حجاج کا کعبہ ہے۔ میں محتاجوں کا کعبہ ہوں اور میں وہ حجر اسود ہوں جس کی زمین پر مقبولیت رکھ دی گئی اور لوگ اس کو تبرک کے طور پر چھوتے ہیں۔ (الاستفتاء ص۴۱، ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ ص۲۶۳)

قادیانی...... ہاں میں مانتا ہوں کہ میرے ماں باپ ہم موجود سب قادیانی مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے حجر اسود بنایا۔ وہ حجر اسود تھے۔ راقم نے عرض کیا کہ حجر اسود کو سامنے سے سنٹر میں چوما جاتا ہے۔ تم نے سامنے سے مرزا قادیانی کی سنٹر کی کون سی جگہ کو چوما ہے؟ تمہارے باپ نے، ان تمام سے ایک آدمی کہہ دے کہ میں نے اسے سنٹر میں چوما ہے تو میرا دعویٰ غلط۔ اس پر وہ قادیانی نے صرف بغلیں جھانکتے نہیں بلکہ دوڑنے میں عافیت تلاش کی۔

۱۱...... قرآن میں ربوہ؟

ایک بار قادیانی مناظر نے کہا کہ مولانا آپ ہمارا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے شہر کا نام قرآن میں لکھا ہے۔ ربوہ۔

راقم نے کہا میاں صاحب! آپ تو فرماتے ہیں کہ قادیانیوں کے شہر کا نام قرآن مجید میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک تو قادیانیوں کا نام بھی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ وہ مناظر لگا کہنے مولانا آپ بہت وسیع ظرف ہیں۔ پڑھیں قرآن مجید کی آیت کہاں ہمارا نام لکھا ہے۔ راقم نے کہا میاں صاحب صرف قادیانیوں کا نہیں، لاہوری مرزائیوں کا بھی قرآن مجید میں نام ہے۔

قادیانی...... مولانا آپ کے منہ میں گھی شکر۔ آیت تلاوت فرمائیں۔ آپ کی وسیع ظرفی پر تو فدا ہونے کو دل کرتا ہے۔ آیت تلاوت کریں۔

راقم...... میاں! میری زبان پر اعتماد کرلو۔ قادیانیوں اور لاہوریوں، دونوں کا نام لکھا ہے۔

قادیانی...... مولانا کرم فرمایئے۔ وہ آیت تلاوت کریں۔

راقم...... ''بسم الله الرحمن الرحیم! حرم علیکم المیة والدم ولحم الخنزیر''

میتہ مردار سے مراد لاہوری اور خنزیر سے مراد قادیانیوں کا بیان ہے،۔ دونوں کا تذکرہ ہوا۔

قادیانی...... مولوی صاحب کچھ خدا کا خوف کرو۔ جب قرآن مجید اترا تھا، قادیانی تھے؟

راقم...... جب قرآن مجید اترا تھا یہ ربوہ تھا؟

قادیانی...... واقعی مجھ سے غلطی ہوئی۔

راقم...... چلو مجھ سے بھی ہوگئی۔

قادیانی...... سوری۔

راقم...... سوری دے آ۔ اب بس کر۔ تمہارے لئے بہت ہوگئی ہے۔ اس سے زیادہ کیا تمہاری خدمت کروں۔

۱۲...... مرزا کو ماننا

ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر غصہ میں آ کر لگا دعویٰ کرنے کہ مولوی صاحب اگر آج مرزا کو نہیں مانتے تو کل وقت آئے گا کہ آپ کو ماننا پڑے گا۔ راقم نے کہا میاں صاحب! دھمکی کیوں لگاتے ہو۔ کل کیا ہوتا ہے میں تو ابھی مرزا قادیانی کو مانتا ہوں۔

قادیانی...... مرزا صاحب کو آپ کیا مانتے ہیں؟

راقم...... الّو کا چرخہ! پاگلوں کا چیئر مین مانتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ جس کو دائیں بائیں پاؤں کے جوتے کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۱ص۵۳)، جس کو صدری اور کوٹ کے بٹنوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۲۶) جس کو اوپر کے کاج اور نیچے کے کاجوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۲۶) جو ایک ہی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ ص۶۷) جس کی واسکٹ کی جیب میں اڑھائی سیر کی اینٹ رکھی رہتی تھی اور اسے معلوم نہ ہوتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ق) فرمایئے یہ عقلمند انسان تھا یا الّو کا چرخہ اور پاگلوں کا چیئر مین تھا؟ فبھت الذی کفر!

۱۳...... مرزا کی دو سچی باتیں

ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر جب بالکل لاجواب ہوگیا تو اپنی خفت مٹانے کے لئے کہنے لگا۔ مولوی صاحب، کیا مرزا قادیانی نے کوئی صحیح بات بھی کہی ہے یا سب ہی غلط تھیں؟ تو راقم نے کہا کہ ہاں مرزا قادیانی نے سچی بات بھی کہی اور خوب کہی۔ وہ یہ کہ مرزا نے کہا:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ص۱۲۷)

اس شعر میں مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں اور آدم کی اولاد نہیں۔ یعنی انسان زادہ نہیں ہوں۔ یہ بالکل صحیح کہا کہ واقعی مرزا قادیانی کا کوئی کام بندے دے پتراں والا نہ تھا۔ اس پر وہ قادیانی ایسا کھسیانا ہوا کہ لگا کہنے، اچھا اور کوئی صحیح بات نہیں کہی؟ راقم نے کہا کہ اور بھی صحیح بات کہی۔ وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا حضور علیہ السلام کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۱)

پھر کہا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج۱۰ص۱۲۷)

دعویٰ رسالت کر کے خود اپنے فتویٰ کی رو سے خود کافر ہوگیا۔ قادیانی مناظر بے چارہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن لگا کہنے اچھا بس؟

راقم نے کہا کہ نہیں، مرزا قادیانی نے ایک اور صحیح بات کہی کہ میرے مخالف کنجریوں کی اولاد۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸)

تو مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد اس کو نہیں مانتا تھا تو مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ کنجری کا بیٹا، اس کی ماں مرزا کی بیوی تھی ...... تو جو کنجری کا خاوند ہو وہ بھی ...... اور جو ...... کو نبی مانیں یا مصلح یا مجدد یا مسیح وہ بھی ...... اس پر وہ قادیانی دم بخود ہو کر ناخنوں سے زمین کھودنے لگ گیا۔

۱۴...... مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو آپ لوگ صاحب کیوں نہیں کہتے؟ اندرا گاندھی صاحبہ، اوباما صاحب، جناب پرویز مشرف سب کو صاحب کہتے ہو تو مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے۔ راقم نے عرض کیا کہ کیا آج تک کسی قادیانی نے شیطان کو صاحب کہا، ابوجہل یا فرعون کو صاحب کہا ہے۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ رات شیطان صاحب خواب میں میرے پاس تشریف لائے تھے۔ کہنے لگا نہیں شیطان کو تو کوئی صاحب نہیں کہتا۔ راقم نے عرض کیا کہ شیطان صرف شیطان تھا۔ مرزا قادیانی سپر شیطان تھا۔ شیطان نے صرف سیدنا آدم علیہ السلام کی اہانت کی تھی۔ مرزا قادیانی نے تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت کی ہے۔ جب آپ شیطان کو صاحب نہیں کہتے، تو میں سپر شیطان کو کیسے صاحب کہوں؟۔

ختم نبوت کانفرنس لسکانی والا

مدرسہ حسین ابن علی لسکانی والا کروڑ لعل عیسن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک قاری غلام عباس نے کی اور نظم محمد عرفان تونسوی اور عبدالشکور ربانی برادران نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا ثناء اللہ نقشبندی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ان حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر بیان فرمایا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت پورے اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر دین اسلام کی عمارت ناقص اور کمزور ہوگی۔ لہٰذا ہم سب کچھ قربان کر سکتے ہیں۔ لیکن عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ کانفرنس کی نگرانی ضلعی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت قاری عبدالشکور گرواں کر رہے تھے۔ جبکہ صدارت نمونہ اسلاف مولانا محمد حسین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کر رہے تھے۔

ختم نبوت کانفرنس بستی شیخ جلو

ختم نبوت کانفرنس بستی شیخ جلو (لیہ) میں بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کی سعادت قاری محمد اویس نے حاصل کی اور نعت مبارک مولانا محمد خذیمہ اور طاہر بلال چشتی نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار حیدری، نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب فرمایا۔ ان حضرات نے اپنے خطاب میں سیرت نبی a پر مفصل بیان فرمائے۔ ان حضرات نے فرمایا ہے کہ گیا سے گیا مسلمان بھی نبی کریم a کی عزت وناموس پر مرمٹنے کو تیار ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ملک میں امن برقرار رکھنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کو یقینی بنائیں۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ مولانا محمد حسین نے کی۔

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات!

قسط نمبر 1 مولانا غلام رسول دین پوری

۱۳ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۷ فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مولانا اللہ وسایا، مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ختم نبوت کانفرنس منعقدہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ پروگرام کچھ یوں ترتیب دیا گیا کہ فیصل آباد سے آگے جڑانوالہ روڈ ورکشاپ سٹاپ پر کچھ افراد قادیانیوں کے رہتے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمارے کچھ اشکالات ہیں۔ ان کا جواب ہمیں مل جائے تو ہم اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ بھی بتادیا گیا تھا کہ یہ پروگرام ''جامع مسجد شوکت علی فضلی'' واقع برلب جڑانوالہ روڈ میں ہوگا۔ اس عظیم اور نیک مقصد کے لئے مولانا نے سفر فرمایا اور اپنے ہمراہ مولانا عبدالرشید سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد اور راقم الحروف کو بھی کمال شفقت فرماتے ہوئے لے لیا۔ نماز عصر کے وقت جامع مسجد مذکورہ بالا میں پہنچے۔ اذان ہوچکی تھی۔ جماعت باوضو تیار بیٹھی تھی۔ مولانا اللہ وسایا اور ان کے رفقاء نے نماز کی تیاری کی۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد مولانا حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے۔ الحمدللہ! اس سوالیہ نشست کے بارے میں مسلمانوں کو علم ہوا تو کافی تعداد میں جمع ہوگئے۔ جس میں عوام کے علاوہ علماء بھی تھے تو حاضرین نے مولانا اللہ وسایا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ قادیانی ہمیں بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر آئے دن ہم سے الٹے پلٹے سوالات کرتے رہتے ہیں۔ جن کا نہ سر نہ پاؤں۔ ہمیں تو اتنا علم نہیں کہ انہیں جواب دے کر مطمئن کرسکیں اس لئے حاضرین کی یہ تعداد جمع ہوگئی ہے کہ ہم بھی قادیانیوں کے سوالات سنیں اور جوابات بھی۔ تاکہ ہمارے ایمان میں اضافہ ہو اور آئندہ کوئی قادیانی سوال کرے تو ہم اسے جواب دے کر مطمئن کرسکیں۔ چنانچہ مولانا اللہ وسایا نے دریافت کیا۔ کون صاحب ہیں اور کہاں ہیں؟ تو نمازیوں میں سے چند رفقاء اسے لے آئے۔ مولانا اللہ وسایا نے باوجود نقاہت کے کھڑے ہوکر معانقہ فرمایا اور اپنے ساتھ بائیں جانب بٹھالیا۔ بعد از طلب خیریت، نام دریافت فرمایا؟ اس نے بتایا میرا نام محمد اسلم ہے۔

محمد اسلم قادیانی کے سوالات واشکالات سے پہلے مولانا نے کچھ گذارشات فرمائیں! جو آگے تمہید کے زیرعنوان ملاحظہ فرمائیں گے۔ لیکن اس تمہید سے پہلے راقم الحروف عرض گذار ہے۔

تنبیہ: اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا کی صحت، علم وعمل، کمال فطانت وسرعت ذکاوت اور خدمات ختم نبوت میں برکت رکھیں۔ اسلم قادیانی کو اعتراض کرنا بھی کسی نے نہ سکھایا۔ بمشکل ایک لفظ یا ایک جملہ کہہ پاتا۔ مگر مولانا اللہ وسایا اس کا مکمل اعتراض پہلے اس کے آگے رکھتے اور اس سے تائید لیتے کہ تو یہ کہنا چاہتا ہے؟ تو وہ جی ہاں میں جواب دیتا۔ پھر مولانا اللہ وسایا اس کا مفصل اور مکمل جواب ارشاد فرماتے۔ وہ پوری آیت کیا اس کے ترجمہ کا ایک

لفظ اور وہ بھی قادیانیت کے نقطۂ نظر (جو صبح وشام انہیں رٹوائے گئے تھے) کے مطابق کہتا۔ مولانا اللہ وسایا اس آیت کے سیاق وسباق کو ملا کر مکمل ترجمہ وتفسیر کر کے کمال دیانت اور کامل اعتماد کے ساتھ اس کا جواب مرحمت فرماتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ اب اسلم قادیانی قادیانیت ترک کر کے داخل اسلام ہو جائے گا اور اس بات کی مسرت اور مولانا اللہ وسایا کے جوابات کو سن کر حاضرین مجلس کے چہروں پر اور خود مولانا اللہ وسایا کے مبارک چہرے پر بشاشت وانبساط نمایاں طور پر بندہ راقم الحروف محسوس کرتا۔ مگر ہدایت کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ کسی کو اس کے آگے ہمت نہیں۔

نیز راقم بخوبی جانتا ہے اس دن مولانا اللہ وسایا کی طبیعت بہت ناساز تھی۔ ضعف ونقاہت الگ تھی۔ مولانا اللہ وسایا ایک جواب سے ابھی فارغ نہ ہو پاتے کہ اسلم قادیانی پھر کوئی شوشہ چھوڑ دیتا۔ مولانا اللہ وسایا دوبارہ کمال دیانت کے ساتھ برجستہ جواب ارشاد فرماتے۔

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ کہ اپنی جوابی تقریر میں مرزاغلام احمد قادیانی ملعون ودجال کی ناپاک اور غلیظ کتب سے بھی ازبر حوالہ نہایت دیانتداری سے پیش فرماتے اور کئی ایسی کتب کا نام لیا جو میں نے بھی کبھی نہیں سنا تھا۔ نیز اس تقریر میں بندہ کے سامنے بھی عجیب وغریب نکات سامنے آئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا کی صحت اور خدمات ختم نبوت میں برکت عطا فرمائیں۔ آمین! اور مولانا اللہ وسایا کے علوم ومعارف سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔ آمین!

تمہید

مولانا اللہ وسایا نے تمہیداً کہ مجھے یہاں کے دوستوں نے بتایا کہ ایک صاحب قادیانی ہیں وہ کہتا ہے کہ میرے کچھ اشکالات ہیں۔ مولوی صاحب آ کر جواب دے دیں۔ میرے اشکالات دور کر دیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔ مجھے اس سفر کا اندازہ تو نہیں تھا۔ اس لئے دیر ہوگئی۔ میں نے سمجھا تھا کہ ڈھڈی والا ہوگا جہاں ہمارے دوست شاہ صاحب رہتے ہیں۔ تاہم! برادر! میں نہایت اختصار کے ساتھ سب سے پہلے دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱...... پہلی بات تو یہ ہے کہ ایمان اور اسلام اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک معاملہ ہے۔ میں آپ کو دھوکہ دے سکتا ہوں۔ آپ مجھے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ بندہ اپنے رب کو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ ایسے نا بھائی اسلم؟ جی بالکل! (اسلم نے جواب میں کہا) قبول اسلام سے پہلے ایک مرتبہ نہیں دس مرتبہ سوچ لو۔ کیونکہ قبول اسلام کے بعد اسلام کو چھوڑ دینا دوبارہ کفر کی طرف واپس ہو جانا، قادیانیت میں چلے جانا، اسلام میں ناقابل برداشت جرم ہے۔ جس سے پورا معاشرہ کا نظام خراب ہو جاتا ہے۔ معاشرہ میں فساد لازم آتا ہے۔ جو شرعاً بہت بڑا جرم ہے۔ مذہب اسلام کے ساتھ مذاق ہے یہ کیا بات ہوئی صبح اسلام قبول کیا۔ شام کو چھوڑ دیا۔ آج اسلام میں داخل ہوئے، کل کو ماری چھلانگ اور پھر کفر میں جا پڑے۔ یہ ایک گھناؤنا فعل ہے۔ جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ نیز یہ احباب جو یہاں جمع ہیں ان حاضرین میں سے کسی ایک کو بھی میں نے نہیں بلایا اور نہ ہی میں اس حق میں ہوں۔ میں اور آپ کسی کونے میں بیٹھ جاتے۔ آپ مجھ سے پوچھتے جاتے سوالات

کرتے جاتے۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا جاتا۔ آپ اپنی کہتے جاتے میں اپنی کہے جاتا بات کسی کنارے جا لگتی۔ بہرحال! میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں! قبول اسلام سے پہلے دس دفعہ سوچ لیں، بیس دفعہ سوچ لیں۔ آج نہیں! کل سہی! جب شرح صدر ہو اسلام قبول کر لو۔

۲...... دوسری بات یہ ہے کہ ختم نبوت پر وعظ کرنا یا قادیانیت کی تردید کرنا میرا پیشہ نہیں کہ جان کر میں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی بہت زمین دے رکھی ہے۔ اسی سے میرا روٹی کپڑا اور دیگر ضروریات کے پورے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ میرا پیشہ نہیں بلکہ میں نے اپنی عاقبت اور قبر کو سامنے رکھ کر اسے حق اور سچ سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے کہ شب و روز تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کرتا ہوں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ آپ نے بھی اپنی عاقبت اور قبر کو سامنے رکھ کر قادیانیت کو حق اور سچ سمجھ کر اسے اختیار کیا ہے۔ کوئی دنیاوی مفاد پیش نظر نہیں۔ کیوں بھائی اسلم؟ جی بالکل اسی طرح ہی ہے۔ (اسلم قادیانی نے جواب میں کہا) یوں میں اور آپ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس دوران (یعنی گفتگو کے دوران) ڈنڈی نہیں ماروں گا۔ آپ کے سوالات میں جو صحیح بات کریں گے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ میرا وعدہ ہے۔ دوران گفتگو ڈنڈی نہیں ماروں گا۔ کیونکہ میں اب زندگی کے اس حصے میں ہوں پتہ نہیں کس وقت بلاوا آ جائے۔ اب میں نے دھوکہ دے کے کیا کرنا ہے۔ اپنی عاقبت تو خراب نہیں کرنی۔ میری بات سمجھ آئی ہے؟ جی بالکل! یاد رکھیں! اس مجلس کے بعد آپ کو اختیار ہے؟ ایک مجلس نہیں کئی مجلسیں آپ اختیار کریں۔ پھر سوچیں جلدی نہ کریں۔ آج نہیں کل! جب جی چاہے اسلام قبول کر لیں۔ (یہ باتیں بطور تمہید مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمائیں)

سوالات و جوابات

مولانا نے پھر اسلم قادیانی سے فرمایا: اب آپ دل کھول کر سوال کریں۔ پوچھیں۔ اپنے اشکالات میرے سامنے رکھیں اور میں جواب دوں۔

اسلم قادیانی: میں عالم نہیں ہوں۔ پڑھا ہوا نہیں۔ خلیفۂ وقت کی کتابوں میں جو کچھ پڑھا ہے اس کے تحت پوچھتا ہوں۔ سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہود نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور وہ سولی نہیں چڑھے۔ ان لوگوں کو شبہ میں ڈال دیا۔ قتل بھی نہیں ہوئے۔ سولی بھی نہیں چڑھے۔ انہیں شبہ میں ڈال دیا۔ انہیں کون سی شبہ پڑ گئی۔ پھر آگے ہے کہ اللہ نے طرف اپنے اٹھا لیا۔ میں نے اہل سنت والجماعت کے ایک عالم دین مولانا عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمہ میں بھی دیکھا۔ آپ اس سے حیات ثابت کریں؟ (حضرت نے قرآن پاک منگوایا اور سورۂ نساء کی وہ آیات کھولیں)

مولانا اللہ وسایا: لو جی! یہ ہے وہ آیت کریمہ جس کے متعلق آپ کہتے ہیں۔ دیکھئے! بات یہاں سے شروع ہو رہی ہے۔ ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ فبما نقضھم میثاقھم وکفرھم بایت اللہ وقتلھم الانبیاء بغیر حق وقولھم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیھا بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلا ۰ وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما ۰ وقولھم انا قتلنا

المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللّٰہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ وکان اللّٰہ عزیزاً حکیما (نساء:۱۵۵تا۱۵۸)'' ﴿ان کو جو سزا ملی سو ان کی عہد شکنی پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے اور خون کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے، سو یہ نہیں بلکہ اللہ نے مہر کردی ان کے دل پر، کفر کے سبب سو ایمان نہیں لاتے۔ مگر کم اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے پر اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا۔ مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا۔ اللہ کا، اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بے شک، بلکہ اس کو اٹھا لیا۔ اللہ نے اپنی طرف اور اللہ تعالیٰ ہے زبردست حکمت والا۔﴾

بھائی اسلم: اللہ تعالیٰ نے یہاں سے بات شروع کی ہے اور یہودیوں کے لعنتی ہونے کے اسباب بیان فرمائے ہیں اور وہ اسباب دو حصوں میں تقسیم فرمائے ہیں۔ (۱)اقوال۔ (۲)افعال۔ جو باتیں تھیں وہ ان کے اقوال اور قول کہہ کر بتائے اور جو کام تھے، افعال تھے۔ وہ افعال کہہ کر، کام کہہ کر، فعل کہہ کر بتائے۔ مثلاً فرمایا:

۱...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافی اور عہد شکنی کرتے تھے۔

۲...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے تھے۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنا یا مذاق اڑانا یہ کفر ہے جو یہود نے کیا۔

۳...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا قتل ناحق کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ایک قتل دوسرا ناحق قتل کرنا۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ کریلا اور نیم چڑھا۔ ایک قتل کرنا دوسرا انبیاء کا قتل کرنا اور قتل بھی ناحق تو اس فعل قتل سے بھی وہ لعنتی ہوئے۔

۴...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ کہتے تھے۔ ''ہمارے دلوں پر غلاف ہے'' تمہاری رشد وہدایت کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان کے تکبر وعناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ اس وجہ سے رشد وہدایت کا اثر ان کے دلوں پر نہیں ہوتا۔

۵...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے مائی مریم پر غلط بہتان باندھ کر کفر کا ارتکاب کیا۔ دونوں کام کئے، زبانی کلامی بہتان بھی لگایا اور فعل کفر بھی اختیار کیا۔ دیکھئے! ان کے قول کو قول کہہ بتلایا اور ان کے فعل کو فعل کہہ کر بتلایا۔

۶...... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ یہود کہتے تھے۔ ''ہم نے مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کو قتل کر ڈالا'' میری آپ سے درخواست ہے کہ نبی کا قتل کرنا کفر ہے۔ بلکہ ارادہ قتل بھی کفر ہے۔ پھر اس پر فخر کرنا، اکڑنا یہ اس سے بھی بڑھ کر کفر ہے۔

بھائی اسلم: یہاں یہ فرق سمجھیں! کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کے اسباب میں یہود کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کہتے

تھے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کو قتل کر دیا۔ معلوم ہوا صرف ان کا قول ہے واقعہ میں قتل نہیں کیا۔ اگر قتل کیا ہوتا تو حسب سابق اللہ تعالیٰ فرماتے:’’وقتلهم وصلبهم المسيح عيسىٰ ابن مريم ‘‘جیسا کہ آیت مبارکہ میں اس سے قبل فرمایا:’’وقتلهم الانبياء بغير حق ‘‘اگر قتل کیا ہوتا تو قرآن قول نقل نہ کرتا۔ فعل نقل کرتا۔ یہ فرق ضرور سمجھیں۔

اب ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو فرمایا:’’ماقتلوه ‘‘کہ ان یہود نے سرے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل ہی نہیں کیا۔

بھائی اسلم: یہاں اہل علم بیٹھے ہیں جو صرف ونحو کے علوم رکھتے ہیں وہ زیادہ سمجھتے ہیں۔ ایک جملہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے:’’ما ضربوه ‘‘اس کا معنی یہ ہے کہ:’’اس پر سرے سے فعل ضرب واقع نہیں ہوا۔‘‘ یہ نہیں کہ مارا تو ہے مگر تھوڑا سا مارا ہے۔ مارا تو ہے بس کتا پا چڑھایا ہے۔ جانوں نہیں مارا۔ یہ ترجمہ نہیں بلکہ یہ ترجمہ ہے کہ:’’ان پر سرے سے فعل ضرب واقع نہیں ہوا۔‘‘

تو اب بالکل اسی طرح سمجھیں’’ما قتلوه ‘‘کا معنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل قتل واقع نہیں ہوا۔ ایسے نہیں ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:’’حضرت مسیح کو اتنا مارا گیا کہ آدھ مرے ہوئے ہوگئے تھے۔ یا ان کے جسم پر کنگھیاں پھیری گئی تھیں۔ پھر علاج معالجہ سے ٹھیک ہوگئے تھے وغیرہ۔‘‘ یہ بالکل غلط ہے۔

پھر فرمایا:’’ما صلبوه ‘‘کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو سولی پر بھی نہیں چڑھایا۔ کیا مطلب؟ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل صلب واقع نہیں ہوا۔ یہ قرآن کہہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل صلب واقع نہیں ہوا۔

بھائی اسلم! اللہ کے گھر میں بیٹھ کر باوضو ہو کر قرآن پر ہاتھ رکھ کر اور اپنی قبر کو سامنے رکھ کر کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ غلط ترجمہ کر کے اور جھوٹ بول کر میں نے اپنی قبر کالی نہیں کرنی۔ یہ تیرے سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ آگے فرمایا:’’ولكن شبه لهم ‘‘کہ وہ شبہ میں ڈال دیئے گئے۔ اب یہ کہ وہ شبہ کس چیز کا تھا۔ جس میں وہ ڈالے گئے؟ قتل کوئی مخفی چیز نہیں ہوتی۔ یہ قاتل کھڑا ہے۔ یہ لاش پڑی ہے۔ یہ خون گرا ہوا ہے۔ یہ آلۂ حرب وضرب پڑا ہے۔ قتل کوئی مخفی چیز تو ہے نہیں جو آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ پھر شبہ کس چیز کا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے اپنا ایک آدمی تیار کیا۔ جس کا نام یہودا تھا کہ تو اندر جا، باقی سب تیرے پیچھے آکر اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوئے۔ ان کے منصوبۂ قتل سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس کا ثبوت بھی قرآن میں موجود ہے۔ اس طرح کہ قران پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔’’وايدناه بروح القدس ‘‘﴿کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبرائیل امین کے ذریعہ مدد کی۔﴾ دیکھئے! یہ آیت مبارک بھی اس پر پوری پوری صادق آرہی ہے۔

بھائی اسلم! ماننا نہ ماننا مقدر کی بات ہے۔ سمجھنا نہ سمجھنا مقدر کی بات ہے۔ مگر قرآن پاک کی یہ خوبی ہے کہ

اگر اس کا ترجمہ صحیح کیا جائے تو اٹھارہ آیات کریمہ نگینے کی طرح جڑتی آتی ہیں اور مالا تیار ہوتی جاتی ہے اور اگر ترجمہ غلط کیا جائے تو اگلی آیت آگے آ کر رکاوٹ ڈال دیتی ہے کہ ترجمہ غلط ہے۔ جب تک صحیح ترجمہ نہ کیا جائے آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

اب اگلی آیت سنو! دوسری جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں: ”ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین“ ﴿یہود نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والے ہیں۔﴾ مکر خفیہ تدبیر کو کہا جاتا ہے۔

یہ دیکھو دوسری آیت مبارکہ ہے جو پوری پوری صادق آ رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہود نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ یہود کی تدبیر تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی اور صلیب دینے کی، اور اللہ کی تدبیر تھی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بچانے کی۔ اب نتیجہ کیا نکلا؟۔

قرآن کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی۔ اللہ کی تدبیر کیسے کامیاب رہی؟ ہوا اس طرح کہ جس یہودا کو انہوں نے اندر بھیجا تھا اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس طرح ممکن ہے؟ کہ ایک چیز پر دوسری چیز کی شبیہ ڈال دی جائے؟ کیا شکل بدلنا ممکن ہے؟ کوئی اس کی مثال؟

جواب: بالکل ممکن ہے! اور قرآن پاک میں اس کی مثال موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر کھڑے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی ہو رہی تھی دوران گفتگو اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: اے موسیٰ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ جواب دیا عصا! فرمایا اسے زمین پر ڈالو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا جو ڈالا۔ تو اللہ کے حکم سے سانپ کی شکل اختیار کر لی اور اب لگا حرکت کرنے ایک سیکنڈ لگا یا وہی عصا تھا یا اب سانپ بن گیا۔ پھن نکالی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے ڈر کے ہٹنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”لا تخف“ ﴿مت ڈریئے۔﴾ اپنا عصا لے لو! جب عصا اٹھایا تو اب وہی لکڑی رہ گئی۔ جو رب لکڑی کو سانپ بنا سکتا ہے وہی رب اس بندے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ بھی ڈال سکتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ یہودیوں نے اس بندے کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر پکڑ لیا۔ اب نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ گھونسہ مار، کوئی ٹھوکر مار، کوئی ڈنڈا مار نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ پکڑا اور سولی چڑھا دیا۔ جب اسے سولی دی تو پریشان ہوئے کہ جو بندہ ہم نے بھیجا تھا وہ کہاں گیا؟

اسلم قادیانی: ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ جو بندہ ہم نے بھیجا تھا وہ کہاں گیا؟ وہ اتنے پاگل تھے؟ ان باتوں کو رہنے دیں۔ مجھے یہ سمجھائیں کہ انہیں شبہ کس چیز کا لگا؟۔

مولانا اللہ وسایا: میں اسی شبہ کی طرف آ رہا ہوں۔ میرے بھائی! یاد رکھیں بھائی اسلم! مسلمانوں کی کتابیں بھی اور عیسائیوں کی کتاب بھی۔ مسلمانوں کی تفسیریں اور عیسائیوں اناجیل بھی اس بات پر گواہ ہیں اور یہ بتلاتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مکان میں تنہا نہیں تھے۔ حضرت کے ساتھ اس مکان میں کئی حواری موجود تھے اور حضرت اپنے گھر کے چشمہ سے غسل فرما کر باہر تشریف لائے۔ اپنے حواریوں کے پاس، تو ان کے سامنے

ایک تقریر فرمائی۔ جس میں یہ بھی فرمایا کہ کون شخص تم سے اس بات پر راضی ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل کیا جائے اور قیامت کے دن میرے ساتھ رہے۔ یہ سنتے ہی ایک نوجوان کھڑا ہوا اور قربانی دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ! پھر اسی طرح اعلان فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ! تیسری مرتبہ پھر اعلان فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اچھا تو ہی وہ شخص ہے؟ اس کے فوراً بعد اس نوجوان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روشندان سے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لئے جو مکان میں داخل ہوئے تو اس حواری (جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی گئی تھی) کو گرفتار کیا۔ قتل کر کے صلیب چڑھا دیا۔ بھائی اسلم! میں نے آپ کو پہلے اور انداز میں سمجھایا۔ اب اور انداز میں عرض کر رہا ہوں یہ دونوں باتیں مسلمانوں کی کتب میں موجود ہیں۔ مفسرین کی کمال دیانت دیکھیں کہ انہوں نے اپنی تفاسیر میں دونوں قول اور دونوں باتیں نقل کر دی ہیں۔ عیسائیوں نے صرف پہلی بات کو لیا۔ دوسری کو ذکر نہیں۔ یاد رکھیں! قرآن پاک کوئی تاریخی کتاب نہیں یہ تو احکامات اور اصول وضوابط کی کتاب ہے۔ تاریخی کتاب نہیں۔

اسلم: جی بالکل تاریخی کتاب نہیں۔

مولانا اللہ وسایا: اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ دے میرا بھائی! تو بہت ہی سمجھدار ہے۔

اب یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ولٰکن شبہ لہم'' کہ انہیں شبہ لگ گیا تو وہ شبہ کیا تھا؟ سنیں میری درخواست! جو بات میں نے پہلی کہی ہے کہ یہودیوں نے اپنا بندہ اندر بھیجا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو چلے گئے۔ آسمانوں پر اور انہوں نے یہودا کو پکڑ کر قتل کیا اور سولی چڑھا دیا۔ تو شبہ اس طرح لگا کہ چہرہ اس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا ہے اور ہڈ، بت ہمارے ساتھی کے لگتے ہیں۔ یہ عیسیٰ ہے تو ہمارا ساتھی کہاں؟ اور اگر یہ ہمارا ساتھی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں۔ یہ جو اس جستجو میں پڑے ہیں قرآن نے اسے کہا: ''شبہ لہم'' جب تک وہ قتل نہیں ہوا تو قرآن نے ''شبہ لہم'' نہیں کہا اب قتل ہو گیا اور یہ تحقیق اور جستجو میں پڑے تو قرآن نے کہا: ''شبہ لہم'' اور آج تک یہود اسی چکر میں پڑے ہیں۔ قرآن نے کہا: ''ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن'' ﴿ان کے پاس اس کا علم نہیں ہے وہ اٹکل کی باتیں کر رہے ہیں۔﴾ مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اٹکل کے سوا کچھ نہیں کہا۔ اس کا صحیح علم کسی کو بھی نہیں، یہ ہے وہ شبہ جس کے متعلق تو پوچھتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں آئی؟ اب شبہ سمجھ میں آیا؟

اسلم قادیانی: ہوں! دیکھو جی! بات تو ہوئی نا۔

مولانا اللہ وسایا: دیکھئے! بھائی اسلم! یہود کہتے تھے۔ ''انّا قتلنا'' (کہ بے شک ہم نے قتل کر دیا) اس میں ایک ''انّا'' کی ضمیر جمع کی ہے اور ''قتلنا'' کی ضمیر بھی جمع کی ہے۔ یہود نے کہا پکی بات ہے۔ ہم نے قتل کیا۔ مسیح عیسیٰ بیٹے مریم (علیہما السلام) کو، قاتل کہتے ہیں ہم نے قتل کیا۔ قرآن الثانفی میں کہتا ہے۔ ''ما قتلوہ'' ﴿انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔﴾ ''ولٰکن شبہ لہم'' ﴿اور لیکن انہیں شبہ میں ڈال دیا گیا۔﴾ سمجھ گئے بھائی اسلم! جی سمجھ گیا۔ آگے چلیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل بھی نہیں ہوئے۔ سولی بھی نہیں دیئے گئے تو ہوا کیا؟ قرآن نے کہا: ''بل رفعہ اللہ الیہ''

﴿ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔﴾ بھائی اسلم! غور کریں۔ یہاں چار جملے اللہ تعالیٰ نے ذکر کئے۔ (۱)''ما قتلوہ ''(۲)''ما صلبوہ ''(۳)''ما قتلوہ ''(۴)''بل رفعہ ''ان میں سے ''ماقتلوہ '' کی ضمیرہ کی''ما صلبوہ '' کی ضمیرہ کی پھر''ماقتلوہ '' کی ضمیر بھی کی اور''بل رفعہ '' کی ضمیر بھی کی۔ یہ چاروں ضمیریں''ہ'' کی ہیں اور چار کی چار حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی طرف راجع ہیں۔ اس سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہیں! کیا مطلب؟ جس عیسیٰ کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ جس عیسیٰ کو انہوں نے پھانسی نہیں دیا۔ پھر کہا جس عیسیٰ کو یکی بات ہے انہوں نے قتل نہیں کیا۔ اسی عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ ذرا اور انداز سے سمجھیں۔ قتل جسم ہوتا ہے تو اٹھایا بھی جسم گیا ہے۔ اگر قتل روح کی جاتی ہے تو اٹھائی بھی روح گئی ہے۔ آج تک دنیا میں کسی کی روح کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کا (سوا مرزا قادیانی کے) کوئی قائل ہے۔ فعل قتل جسم کا ہوتا ہے روح کا نہیں۔

اسلم قادیانی: حکم دیں تو عرض کروں؟

مولانا اللہ وسایا: میرا بھائی حکم کیا؟ تو دل کھول کر سوال کر۔ تیرے لئے تو بیٹھا ہوں۔

اسلم قادیانی: حضور a کے نعلین کو نجاست لگی ہوئی تھی۔ رب کو گوارا نہ ہوا۔ اللہ تو غیرت رکھتا ہے۔ کافر کو اللہ تعالیٰ نے نبی کی شکل کیوں اور کیسے دے دی؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ تجھے دیوے عزت بھائی اسلم اور تجھے خوش رکھے تو نے بہت اچھا سوال کیا! اب تو مجھے بتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی کی شکل دے کر عزت کرائی تو بات ہوئی، اور اگر وہ شکل دے کر جوتے مروائے تو تو خود سوچ۔ میں نے تجھے دو روایتوں کے حوالے سے عیسائیوں اور مسلمانوں کی کتابوں کے حوالے سے مفصل بات سمجھا دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ہمارے مفسرین کی کمال دیانت دیکھئے کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں فرمائی۔ مسلمانوں کے معتبر ائمہ کے حوالے بھی اور یہودیوں کے اقوال بھی انہوں نے کمال دیانت سے لکھ دیئے ہیں اور بتا دیئے ہیں اور پھر تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی جسم کو اپنی طرف اٹھالیا۔ جس جسم کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ میں نے اتنی وضاحت کے ساتھ آپ کو بات سمجھا دی۔ مجھے کہاں سے پھر دھکیل کے پیچھے لے آیا اور بھی بہت سی باتیں میں نے آپ کو سمجھائی ہے۔ یہ تو تیرے سمجھنے اور سوچنے کے لئے اتنی لمبی چوڑی تفصیل ذکر کی ہے۔ اب کی ہوئی ساری تقریر مجھ سے پھر نہ کروا۔ سمجھ لیا ہے یا نہیں؟

اسلم: جی بالکل سمجھ میں آ گئی ہے بات۔

مولانا اللہ وسایا: جزاک اللہ! میرے بھائی آگے چلئے۔

اب آپ پوچھیں گے کہ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس میں آسمان کا لفظ کہاں ہے؟

اسلم قادیانی: میں نے تو آسمان کی بات ہی نہیں کی؟

مولانا اللہ وسایا: آپ نہیں کرتے لیکن قادیانی تو کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس آیت میں آسمان کا لفظ دکھاؤ؟ تو میں ان سے متعلق کہہ رہا ہوں۔ ایک قادیانی نے مجھ سے گفتگو کے دوران پوچھا۔ آپ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں۔ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں تو آسمان کا لفظ دکھائیں؟ کہاں ہے؟ میں نے کہا عیسیٰ علیہ

السلام کو نہیں اٹھایا تو کس چیز کو اٹھایا؟ کہنے لگا روح کو۔ میں نے کہا روح کو کہاں اٹھایا؟ کہنے لگا آسمان کی طرف۔ میں نے کہا میرا اور آپ کا جھگڑا آسمان کا تو ہے ہی نہیں، تو بھی کہتا ہے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تو کہتا ہے صرف روح اٹھائی گئی۔ میں کہتا ہوں جسم اور روح دونوں اٹھائے گئے۔ آسمان کا تو سرے سے جھگڑا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہیں۔ ان کی توجہ کائنات کے ذرے ذرے پر موجود ہے۔ لیکن جب جہت بتانی یا ثابت کرنی ہوگی تو نسبت آسمان کی طرف کریں گے۔ اس بات کی مؤید آیت مبارکہ ہے۔ دیکھئے! قرآن کہتا ہے: ''ء امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض'' ﴿کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے۔ یہ کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔﴾ دیکھیں اس آیت مبارکہ میں جہت کو ثابت کیا تو نسبت آسمان کی طرف کی، جیسے یہ آیت کریمہ اس پر شاہد ہے۔ اسی طرح حدیث پاک کا ایک واقعہ بھی اس کا مؤید اور شاہد ہے۔

واقعہ: حدیث پاک میں ہے۔ حضرت معاویہ بن حکمؓ نے رسول اللہ a سے دریافت کیا کہ میری ایک باندی ہے جو میری بکریاں چراتی ہے۔ میری ایک بکری گم ہوگئی تو میں نے اس سے پوچھا۔ بکری کہاں گئی؟ اس نے کہا بھیڑیا کھا گیا ہے۔ میں نے غصہ میں اس کے چہرے پر طمانچہ رسید کر دیا۔ کیا مجھ پر کفارہ بھی ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ مؤمنہ بھی ہے یا نہیں کہ کفارہ میں اسے آزاد کر دوں اور اپنے جرم کی بھی تلافی کرلوں۔ تو حضور نبی کریم a نے فرمایا۔ اسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ معاویہ بن حکمؓ اس باندی کو حضور a کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے اس باندی سے استفسار فرمایا۔ ''این اللہ؟'' ﴿اللہ کہاں ہے؟﴾ بولی: ''فی السماء'' ﴿کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہیں۔﴾ فرمایا: ''من انا؟'' ﴿میں کون ہوں؟﴾ بولی: ''انت رسول اللہ'' ﴿آپ اللہ کے رسول ہیں۔﴾

آپؐ نے معاویہ بن حکمؓ سے ارشاد فرمایا۔ ''انہا مؤمنۃ'' ﴿یہ تو ایماندار باندی ہے﴾ لہٰذا اسے آزاد کر سکتا ہے۔ دیکھئے! اس حدیث میں باندی نے جہت کے سوال میں اللہ تعالیٰ کی نسبت آسمان کی طرف کی اور آپؐ نے اسے قبول فرمالیا اور اس کے ایمان کی شہادت بھی دی۔

اور دوسری آیت مبارکہ ہے: ''ء امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا'' ﴿کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے۔ یہ کہ تم پر پتھروں کی بارش برسائے۔﴾ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی جہت کی نسبت آسمان کی طرف کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں آیات اور بیسیوں احادیث مبارکہ میں اس طرح کے الفاظ اور اس طرح کا مضمون وارد ہے اور خود مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں جگہ بہ جگہ آسمان کا لفظ لکھا۔ مثلاً براہین احمدیہ میں لکھا ہے: ''حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔'' (براہین احمدیہ ص۳۶۱ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۴۳۱)

اسلم قادیانی: میرا سوال آسمان کے بارے میں تو ہے ہی نہیں؟

مولانا اللہ وسایا: تو نہیں بھائی، جو قادیانی اس طرح کا سوال کرتے ہیں میں ان کے جواب میں کہہ رہا ہوں۔ تو تو میرا بھائی ہے۔ میری یہ گفتگو میری یہ درخواست اور گذارش ان قادیانیوں سے متعلق ہے جو اس طرح کے الٹے پلٹے سوال کرتے ہیں۔ (جاری ہے)

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۷

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

مرزا علی محمد باب	مرزا غلام احمد قادیانی
علماء سے مرزا علی محمد باب نے کہا کہ قرآن کی ہر آیۃ میرے دعووں کی تصدیق کرتی ہے۔ (نقطۃ الکاف ص۱۳۴)	مسیح قادیان نے لکھا: ''میں زور سے دعویٰ کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا گواہ ہے۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص۴۲، خزائن ج۲۰ ص۴۴)
مرزا علی محمد باب نے اپنی کتاب بیان میں لکھا تم لوگ یہود کی تقلید نہ کرو۔ جنہوں نے مسیح علیہ السلام کو دار پر چڑھایا اور نصاریٰ کی بھی پیروی نہ کرو۔ جنہوں نے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار کیا اور اہل اسلام کی بھی پیروی نہ کرو جو ہزار سال سے مہدی موعود کے انتظار میں سراپا شوق بنے بیٹھے تھے۔ لیکن جب ظاہر ہوا تو اس سے انکار کر دیا۔ (دیباچہ نقطۃ الکاف)	مرزا قادیانی نے لکھا کہ: ''تیرھویں صدی میں وہ لوگ جابجا یہ وعظ کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں امام مہدی یا مسیح موعود آئے گا اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہوگا۔ لیکن جب چودھویں صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا اور خدا تعالیٰ کے الہام نے اس کا نام مسیح موعود رکھا تو اس کی سخت تکذیب کی اور اگر خدا تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک ہند میں سلطنت نہ ہوتی تو مدت سے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے معدوم کر دیتے۔'' (ایام الصلح ص۲۶، خزائن ج۱۴ ص۲۵۵)
حضرت قائم علیہ السلام (مرزا علی محمد باب) کا ظہور بھی جناب محمد رسول اللہ ہی کی رجعت ہے۔ (نقطۃ الکاف ص۲۷۳)	مسیح قادیان نے لکھا: ''میری طرف سے کوئی نیا دعویٰ نبوت اور رسالت کا نہیں۔ بلکہ میں نے محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے اوپر لیا ہے۔'' (نزول المسیح ص۳، خزائن ج۱۸ ص۳۸۱)
عارف باللہ اور عبد منصف کے لئے تو سارا قرآن حضرت قائم علیہ السلام (مرزا علی محمد باب) کی عظمت شان کی باطنی تفسیر ہے۔ (نقطۃ الکاف ص۲۷۳)	مسیح قادیان نے لکھا: ''میں زور سے دعویٰ کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا گواہ ہے۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص۴۲، خزائن ج۲۰ ص۴۴)
اہل ظاہر کی ظاہری الفاظ پر نظر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے مصداق کو نہیں پاتے۔ حالانکہ وہاں اس کا باطن مراد ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باطن تک پہنچنا ہر بے سروپا کا کام نہیں۔ بلکہ یہ ایک جلیل القدر منصب ہے۔ جس	مسیح قادیان نے لکھا: ''لیکن مشکل تو یہ ہے کہ روحانی کوچہ میں ان (علماء) کو دخل ہی نہیں۔ یہودیوں کے علماء کی طرح ہر ایک بات کو جسمانی قالب میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرا گروہ (مرزائیوں کا

کا مقام فرشتہ یا نبی یا مؤمن ممتحن سے قرین ہے اور آج کل مؤمن ممتحن ہی کہاں ملتا ہے اور یہ کس کی مجال ہے کہ اتنا بڑا دعویٰ کرے۔ پس ظہور مہدی علیہ السلام کی جو علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں۔ ان سے ان کا باطن مراد ہے اور چونکہ اکثر اہل آخرالزمان ظاہر میں واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے حدیثوں کا مطلب نہیں سمجھتے۔

(نقطۃ الکاف ص۱۸۲،۱۸۳)

بھی ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے یہ بصیرت اور فراست عطاء کی ہے کہ وہ آسمانی باتوں کو آسمانی قانون قدرت کے موافق سمجھنا چاہتے ہیں اور استعارات اور مجازات کے قائل ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ لوگ بہت تھوڑے ہیں۔'' (ازالہ ص۸۴، خزائن ج۳ ص۱۴۵) ہر ایک استعارہ کو حقیقت پر حمل کر کے اور ہر ایک مجاز کو واقعیت کا پیرایہ پہنا کر ان حدیثوں کو ایسے دشوار گذار راہ کی طرح بنایا گیا جس پر کسی محقق معقول پسند کا قدم نہ ٹھہر سکے۔ مسیح قادیان نے لکھا۔ میری کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکا۔'' (نزول المسیح ص۱۳۲، خزائن ج۱۸ ص۵۱۰)

مرزا علی باب نے کہا میں تفسیر آیات واحادیث ائمہ اطہار کے ساتھ ظاہر ہوا ہوں۔ میرے کلمات فصاحت ظاہری وباطنی کو متضمن ہیں۔ پانچ ساعت میں بدوں تفکر وسکوت ہزار بیت لکھ دیتا ہوں۔ میرے سوا کسی کو یہ قدرت نہیں دی گئی۔ اگر کسی کو دعویٰ ہو کہ میری طرح وہ بھی امی ہے تو وہ میرے جیسا کلام پیش کرے۔

(نقطۃ الکاف ص۱۰۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ: ''خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں فصیح بلیغ عربی میں تفسیر لکھ سکتا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ میرے بالمقابل بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکے گا۔''

(نزول المسیح ص۵۳ حاشیہ، خزائن ج۱۸ ص۴۳۱)

ملا محمد علی محمد نے بیان کیا کہ مسلمانوں کا ہزار سال سے یہ عقیدہ چلا آتا تھا کہ ان کا جو امام غائب ہوگیا تھا وہ ظاہر ہوگا۔ کافر، مسلمین برابر منتظر تھے۔ اب ہم لوگ (بابی) کہتے ہیں کہ امام منتظر ظاہر ہوگیا ہے اور وہ مرزا علی محمد باب ہے۔ لیکن یہ نادان ہماری تکذیب کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ احادیث ہی کو جو باب علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہیں۔ محک حق وباطل بنالو مگر کچھ التفات نہیں کرتے۔ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اچھا بابی حضرات کے علم وعمل تقویٰ وطہارت تدین توجہ الی اللہ زہد وایثار تبتل وانقطاع کو غیر بابیوں کے علم وعمل سے مقابلہ کرلو وہ کچھ جواب

مسیح قادیان نے لکھا: ''دیکھو آسمان نے خسوف کسوف کے ساتھ گواہی دی اور تم نے پرواہ نہیں کی اور زمین نے غلبہ صلیب اور نجاست خوروں کے نمونہ سے گواہی دی اور تم نے پرواہ نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے پاک اور بزرگ نبی کی عظیم الشان پیش گوئیاں گواہوں کی طرح کھڑی ہوگئیں اور تم نے ذرہ التفات نہیں کی۔'' (ایام الصلح ص۹۱، خزائن ج۱۴ ص۳۲۸) ''بڑا افسوس ہے کہ خدا کی طاقت کھلے طور پر میری تائید میں آسمان سے نازل ہورہی ہے۔ مگر یہ لوگ شناخت نہیں کرتے۔ امت ضعیفہ کی ضرورت پر نظر نہیں ڈالتے۔ صلیبی غلبہ کا مشاہدہ نہیں کرتے اور ہر روز ارتداد کا گرم بازار دیکھ کر ان

نہیں دیتے۔ ہم نے بارہا مباہلہ کی دعوت دی۔ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں مباہلہ جائز نہیں۔ (نقطۃ الکاف ص۲۳۰)	کے دل نہیں کانپتے اور جب ان کو کہا جائے کہ عین ضرورت کے وقت میں عین صدی کے سر پر غلبہ صلیب کے ایام میں یہ مجدد آیا تو کہتے ہیں کہ حدیثوں میں ہے کہ اس امت میں تیس دجال آئیں گے۔'' (نزول المسیح ص۳۳، خزائن ج۱۸ ص۴۱۱)
مرزا علی محمد باب کا دعویٰ تھا کہ میں رسول اللہ کی رجعت اور مہدی موعود ہوں۔ ائمہ دین نے میرے حق میں بہت سی پیشین گوئیاں کی ہیں۔ (نقطۃ الکاف ص۱۵۲)	مسیح قادیان نے لکھا: ''ہاں میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۵۱)
امام جامع اصفہان نے مرزا علی محمد باب سے سوال کیا کہ تمہاری حقیقت کی کیا دلیل ہے؟ کہنے لگا میری آیت صدق یہ ہے کہ میں ہر موضوع پر چھ ساعت میں ہزار بیت قلم برداشتہ بلاغور وفکر لکھ دیتا ہوں۔ امام نے کہا اچھا سورۂ کوثر کی تفسیر ہمارے سامنے لکھو۔ باب نے چھ ساعت میں ہزار بیت لکھ دیئے۔ امام جامع اصفہان کو یقین ہوگیا کہ یہ قوت منجانب اللہ ہے۔ (نقطۃ الکاف ص۱۱۶)	مرزا قادیانی نے لکھا کہ: ''میں خاص طور پر خداتعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔'' (نزول المسیح ص۵۶، خزائن ج۱۸ ص۴۳۴) ''جس قدر متفرق کتابوں میں اسرار اور نکات دینی خداتعالیٰ نے میری زبان پر باوجود نہ ہونے کسی استاد کے جاری کئے ہیں اور جس قدر میں نے باوجود نہ پڑھنے علم ادب کے بلاغت اور فصاحت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں۔'' (ایام الصلح ص۱۵۸، خزائن ج۱۴ ص۴۰۶)
باب نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے وقت انجیل کا درخت لگایا گیا تھا۔ اس وقت اسے کمال نصیب نہ ہوا تھا۔ البتہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت پر اسے کمال نصیب ہوا۔ اسی طرح قرآن کا درخت تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لگا۔ لیکن اس کا کمال ۱۲۷۰ھ میں ہوا۔ (مقدمہ نقطۃ الکاف ص الاولیٰ)	مسیح قادیان نے لکھا: ''جس طرح پہلی رات کا چاند کمی روشنی کی وجہ سے ہلال اور چودھویں کا کمال روشنی کی وجہ سے بدر کہلاتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ صدی اوّل میں ہلال اور میں چودھویں صدی میں بدر منیر ہوں۔'' (خطبہ الہامیہ ص۱۷۷،۱۸۵، خزائن ج۱۶ ص۲۶۶ تا ۲۷۶)
باب کے احکام توحید وتفرید الٰہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام مال حضرت باب کے مال ہیں۔ دنیا کے تمام مرد	مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ: ''ریل گاڑی بوجہ ملکیت اور قبضہ اور تصرف تام اور ایجاد دجالی گروہ کے

باب کے غلام اور تمام عورتیں آپ کی لونڈیاں ہیں۔ جتنا مال چاہتے ہیں اتنا لوگوں کو عطاء فرماتے ہیں۔ جتنا چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ ”قل اللهم مالك الملك تؤتى الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء“ (نقطۃ الکاف ص۱۵۱)	دجال کا گدھا کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب کہ مسیح موعود قاتل دجال ہے۔ یعنی روحانی طور پر تو بموجب حدیث ”من قتل قتیلاً“ کے جو کچھ دجال (انگریز اور دوسری یورپی اقوام) کا ہے وہ سب مسیح کا ہے۔“ (ازالہ اوہام ص۸۴۰، خزائن ج۳ ص۵۵۵)
مرزا علی محمد باب نے کہا دنیا کے تمام ادیان وملل کو ایک ہوجانا چاہئے۔ ہماری یہ آرزو ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کو بھائی بھائی دیکھیں۔ (دیباچہ نقطۃ الکاف مؤلفہ پروفیسر براؤن)	”حضرت مسیح موعود دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ کے مقصد اتحاد میں لاشرقیہ ولا مغربیۃ کی شان ہے۔ وہاں مشرق مغرب بلکہ کل دنیا کو ایک دین پر جمع کرنا ہے۔“ (الفضل ۲۷ر ستمبر ۱۹۲۴ء)
مرزا علی محمد باب نے کہا میں جو کچھ کہتا ہوں۔ منجاب اللہ کہتا ہوں میں حرام وحلال کے متعلق جو حکم کروں۔ اسے حکم الٰہی یقین کرو اور اس سے اعراض وانکار نہ کرو۔ (نقطۃ الکاف ص۱۰۹)	مسیح قادیان نے کہا میری شان میں ہے۔ ”وما ینطق عن الهوىٰ“ یعنی مرزا قادیانی اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتا۔ بلکہ جو کچھ کہتا ہے۔ منجانب اللہ کہتا ہے۔“ (اربعین نمبر۲ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۳۸۵)
جب مرزا علی محمد باب کے حواری ملا محمد علی کو گرفتار کر کے شہر بارفروش میں لے گئے تو وہ غضبناک شہریوں میں سے جس کسی کے پاس سے گزرتا۔ اسے ایک دو طمانچے یا گھونسے رسید کر دیتا۔ لوگوں نے اس کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ مدرسوں کے طلبہ آ آ کر اس کے منہ پر تھوکتے اور گالیاں دیتے تھے۔ (نقطۃ الکاف ص۱۹۸)	ایک مرزائی نامہ نگار لکھتا ہے کہ: ”ہم (مرزا قادیانی کے ساتھ) گنتی کے چند آدمی تھے۔ جدھر کو نکلتے لوگ اشارے کرتے اور گالیاں دیتے۔ ہمارے منہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ دل بیٹھے جاتے تھے۔ نمازوں میں چیخیں نکل نکل جاتی تھی۔ زمین درندوں کی طرح کھانے کو آتی تھی۔“ (الفضل ۲۶ر مئی ۱۹۳۱ء)
ایک بابی کا بیان ہے کہ راستہ میں آنجناب (مرزا علی محمد باب) سے بہت سے خوارق عادات (معجزات) ظہور میں آئے اور خدا کی قسم ہم نے تو خوارق عادات کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں۔ (نقطۃ الکاف ص۱۱۳)	مسیح قادیان نے لکھا: ”پنجاب کے لوگوں نے بڑی سنگدلی ظاہر کی۔ خدا کے کھلے کھلے نشان دیکھے اور انکار کیا۔ وہ نشان (معجزات) جو ملک میں ظاہر ہوئے جن کے ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان گواہ ہیں جو ڈیڑھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ لیکن اس ملک کے لوگ ابھی تک کہے جاتے ہیں کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔“ (نزول المسیح ص۲۶، خزائن ج۱۸ ص۴۰۴)
مرزا علی محمد باب نے لوگوں کو اپنی مہدویت قبول کرنے کی دعوت دی۔ اپنے قاصد اسلامی بلاد کو روانہ کئے اور	مسیح قادیان نے لکھا: ”بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں،

سلاطین عالم اور علماء ملل کے نام مراسلے ارسال کئے اور اطراف عالم میں نوشتے بھیجے۔ (نقطۃ الکاف ص۲۱۲،۲۰۹)	امیروں اور والیان ملک کے نام روانہ کئے۔شہزادہ ولی عہد اور وزیراعظم انگلستان گلیڈ سٹون اور جرمن وزیراعظم پرنس بسمارک کے نام بھی روانہ کئے۔ (ازالہ اوہام ص۱۱۴ حاشیہ،خزائن ج۳ ص۱۵۶)

ڈاکٹر گرس وولڈ نے لکھا ہے کہ:''ہندوستان کی احمدی جماعت کا کئی حیثیتوں سے بابی جماعت سے مقابلہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔اگرچہ مرزاعلی محمد باب کی دعوت کلھم چھ سال یعنی۱۸۴۴ء سے۱۸۵۰ء تک رہی اور یہ چھ برس بھی زیادہ تر قید خانہ ہی میں گذرے اور آخر کار قتل کیا گیا اور حکومت ایران نے اس کے پیروؤں پر بڑی سختیاں کیں تاہم بابی جماعت اس قدر بڑھی کہ صرف ایران ہی کے اندر بابیوں کی تعداد پانچ لاکھ سے دس لاکھ تک ہے اور لارڈ کرزن کے نزدیک ان کی تعداد دس لاکھ ہے۔'' (مرزاغلام احمد قادیانی ص۴۲)

بہائی چشمۂ زندقہ سے سیرابی

جس طرح مرزاقادیانی نے مہدویوں اور بابیوں کے چبائے ہوئے نوالوں کو اپنے خوان الحاد کی زینت بنالیا تھا۔اسی طرح وہ بہائی سفرۂ زندقہ کے پس انداز سے بھی خوب شکم سیر ہوا۔ڈاکٹر گرس وولڈ نے لکھا ہے کہ:''بہائیوں کے نزدیک بہاء اﷲ ہی مسیح موعود ہے۔جو اپنے وعدے کے موافق دوسری دفعہ آیا ہے اور چونکہ ان کے نزدیک رجعت ثانی ظہور اوّل سے زیادہ کامل ہوتی ہے۔اس لئے بہاء اﷲ مسیح علیہ السلام سے افضل واعلیٰ ہے۔بہاء اﷲ نے۱۸۹۲ء میں وفات پائی اور اس کا بیٹا عبدالبہاء جو آج کل بہائی جماعت کا سرگروہ ہے۔اس کا جانشین ہوا۔عبدالبہاء اس بات کا مدعی ہے کہ میری ہستی وہی ہے جو میرے باپ کی تھی۔اس لئے اس کے تمام القاب اور کمالات مجھ میں ودیعت ہیں۔چنانچہ وہ عبدالبہاء اور بہاء اﷲ دونوں ہے۔مرزاغلام احمد قادیانی نے بھی اس کی دیکھا دیکھی دو گونہ دعویٰ کئے اور اس حیثیت سے عبدالبہاء اور مرزاغلام احمد قادیانی کے دعوؤں میں بال بھر کا فرق نہیں۔وہ احمد کا خادم (غلام احمد) بھی ہے اور ساتھ احمد موعود بھی بنتا ہے۔ایران میں مرزاعلی محمد باب نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بہاء اﷲ مسیح موعود ہونے کا دعویدار بنا۔لیکن مرزاغلام احمد قادیانی نے باب اور بہاء دونوں کے عہدے لے کر مہدویت اور مسیحیت کا مشترکہ تاج اپنے سر پر رکھ لیا۔'' (مرزاغلام احمد ص۴۳،۴۴)

ختم نبوت کانفرنس چینجی

یکم ربیع الاوّل۱۴۳۲ھ بمطابق ۵؍فروری۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر تا عصر جامع مسجد ڈھیری والی چینجی میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیرسرپرستی جانشین مرشد عالم صاحبزادہ پیر عبدالرحیم نقشبندی، سجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ چکوال زیرصدارت مولانا عبدالحمید خطیب مرکزی جامع مسجد چینجی منعقد ہوئی۔تلاوت کلام پاک قاری نور محمد تلہ گنگ، نعت محمد امین برادران چوکیرہ سرگودھا نے پیش کی۔جبکہ قاری سعید احمد مہتمم جامعہ علویہ حیدریہ تلہ گنگ، شہنشاہ خطابت علامہ ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ نے فتنۂ قادیانیت پر مدلل گفتگو فرمائی۔اسٹیج سیکرٹری میزبان محفل پروانہ ختم نبوت مولانا محمد جاوید توحیدی خطیب جامع مسجد ڈھیری والی چینجی نے ادا کئے۔

تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم ...... تفصیلی رپورٹ !

محمد مکی !

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کو تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شاہ عبداللطیف ہائی اسکول گراؤنڈ ٹنڈو آدم میں بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد، تحریک ناموس رسالت کے رہنما مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، سابق سینیٹر حافظ حسین احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی اور ملک بھر سے جید علمائے کرام، کارکنان ختم نبوت اور عاشقان مصطفیٰ شریک ہوئے۔

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث، مخدوم العلماء، مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ماضی میں بھی امت نے قربانیاں دیں اور اب بھی تیار ہیں۔ امریکا اور مغربی ممالک مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں۔ توہین آمیز خاکوں میں بھی امریکا اور مغرب نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ انہوں نے امریکی کانگریس کی جانب سے توہین رسالت آئین میں تبدیلی کا دباؤ بڑھانے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی کانگریس ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے۔ انہوں نے تحریک تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر سے کہا کہ وہ فوری طور پر کمیٹی کا اجلاس بلوا کر ردعمل کا اظہار کریں۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ کمیٹی بحال رہے گی اور تمام جماعتوں کے نمائندگان صاحبزادہ ابوالخیر زبیر کی سرکردگی میں حالات پر نظر رکھیں گے۔ اگر حکمرانوں نے امریکی دباؤ میں آکر قانون میں ترمیم یا اسے غیر موثر کرنے کی کوشش کی تو ماضی کی ریلیوں سے بڑی ریلی اب اسلام آباد میں نکالیں گے۔ امیر مرکزیہ نے کانفرنس کی کامیابی پر علامہ احمد میاں حمادی اور رفقائے کار اہلیان شہر کو مبارکباد دیتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی تحفظ ناموس رسالت کے مسئلے پر اہلیان شہر زندہ دلی کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کہا کہ توہین رسالت قانون میں امریکی مداخلت پر بہت جلد تحریک تحفظ ناموس رسالت کا اجلاس بلوا کر آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان حرمت رسول پر مرمٹنے کو تیار ہیں۔ حکومت اس مسئلے پر غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکی دباؤ کو مسترد کردے۔ بصورت دیگر مسلمان راست اقدام اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ مرکزی نائب امیر ختم نبوت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں سے کوئی ذاتی مخاصمت نہیں۔ ہم آج بھی قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر محمد عربی a کے دامن سے وابستہ ہوجائیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ لیکن اگر وہ آخری نبی کی ختم نبوت کے انکار پر اصرار کریں گے تو ہم ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ ہماری آئین کی پاسداری کو کمزوری نہ سمجھیں اور قادیانی آئین کے دائرے میں ہی رہ کر اپنے حقوق کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔

کانفرنس کے نگران علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ ایف آئی اے جیسا اہم ادارہ اور اس کا ڈائریکٹر جنرل وسیم احمد سکہ بند قادیانی ہے۔اس کو ایف آئی اے کا سربراہ بنایا جانا افسوس ناک عمل ہے اور سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود حکومت کی جانب سے یہ جواب کہ اس کا ڈائریکٹر رہنا ضروری ہے۔ سمجھ سے بالاتر اور سپریم کورٹ کے فیصلے کا مذاق ہے۔ پی پی کو کم ازکم اس قسم کی حکمت عملی اور اشتعال انگیزی سے گریز کرنی چاہئے۔ پی پی پی کے قائد بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ حکومت کے اس جواب پر تو بھٹو کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی۔ پاکستان میں امریکی مداخلت ہر طرح سے مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امریکی مداخلت کا سب سے بڑا ثبوت ریمنڈ ڈیوس ہے۔اسے فی الفور پھانسی دینا قوم کے دل کی آواز ہے۔

مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ مسلمانوں کا اتحاد وقت کی ضرورت ہے۔فرقہ واریت پھیلانے والے امت مسلمہ کو کمزور کرنے کی سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔قوم کبھی بھی فرقہ واریت پھیلانے والوں کو معاف نہ کرے گی۔امت مسلمہ اپنے اتحاد کے ذریعے ہی ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرسکتی ہے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ قادیانی کمپنی شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔کیونکہ قادیانی کمپنیاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے مالی امداد مہیا کرتی ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما سابق سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا کہ شہباز بھٹی قتل کو سلمان تاثیر کیس کے ساتھ نہ ملایا جائے۔سلمان تاثیر کھلم کھلا توہین رسالت کا مرتکب ہوچکا تھا۔جبکہ بھٹی نے اقلیتی وزیر ہونے کے باوجود اس مسئلہ پر اتنی زبان درازی نہ کی جتنی مسلمان کہلوانے والے گورنر نے کی۔انہوں نے وزیرداخلہ رحمان ملک سے کہا کہ وہ سورۂ اخلاص غلط پڑھنے کا غصہ مدارس پر نہ اتاریں۔ بلکہ وہ آجائیں تو ہم انہیں اس سے بھی چھوٹی سورت یاد کروادیں گے۔دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ پاکستان کی دینی سرحدات کے محافظ ہیں۔ وزیرداخلہ الزام تراشی کے بجائے حقائق کو مدنظر رکھیں۔علماء خود دہشت گردی کا شکار ہیں۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے لے کر مفتی سعید احمد جلالپوری شہیدؒ تک کونسا ایسا عالم ہے جو محفوظ ہو۔علماء خود تو محفوظ نہیں وہ دہشت گردی کروا رہے ہیں؟۔میں وزیرداخلہ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔دومنٹ میں بیان بدل دیتے ہیں۔یہ ان کا ہی بیان تھا کہ:''کوئی میرے سامنے توہین رسالت کرے تو میں اسے قتل کردوں گا۔''اب قوم فیصلہ کرے کہ سلمان تاثیر کو قتل کرنے والا مجرم کون ہے؟۔دینی مدارس پر زبان درازی اور الزام تراشی بند کی جائے۔انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کو آئین میں رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔جبکہ وہ آئین کی دھجیاں بکھیرنے میں مصروف ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور a کی ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ:''جو شخص جھوٹے مدعی نبوت سے فقط اس کی نبوت کی دلیل پوچھے تو پوچھنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔'' قادیانی کسی نرمی کے مستحق نہیں۔مسلمان اس مسئلہ پر غیرت کا مظاہرہ کریں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔قادیانیوں سے لین دین نہ کریں جو مسلمان قادیانیوں کی حمایت کرے یا ان سے لین دین رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔قادیانیوں سے ہمدردی رکھنے والا یا کوئی سیاسی لیڈر جوان کی حمایت کرے

جیسے ماضی قریب میں کی گئی وہ قابل مذمت ہے۔عوام کسی عالم کو قادیانیوں کے حامیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں۔اس کے اپنے مفادات اور مجبوریاں بھی ہوسکتی ہیں۔اگر چہ ایسا نہیں کرنا چاہئے قادیانی اوران کے حامیوں کیساتھ مفادات کی خاطر بھی نرم رویہ رکھنا درست نہیں ہے۔لیکن کسی عالم دین کے کسی قادیانی حامی پارٹی سے تعلقات کی وجہ سے فتویٰ نہیں بدلتا۔مولانا قاسمی نے کہا کہ قیامت میں دوکیمپ لگے ہوں گے۔ایک محمد عربی a اوران کے حامی اوران کے غلاموں کا اور دوسرا کیمپ قادیانیوں اوران کے حامیوں کا ہوگا۔بس اب ہر مسلمان کو سوچ لینا چاہئے کہ وہ کس کے پاس جانا چاہتا ہے۔جانشین حضرت جلالپوریؒ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ،صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی،مولانا اسامہ رضوان،علامہ محمد راشد مدنی،مفتی حفیظ الرحمان،مولانا نذر عثمانی،مولانا محمد علی صدیقی اوردیگر علمائے کرام نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔

کانفرنس کی صدارت حضرت الامیر اور نائب امیر مرکزیہ نے فرمائی۔حضرت الامیر کی دعاء سے ہی کانفرنس کا آغاز ہوا۔نگرانی صوبائی امیر اور داعی کانفرنس حضرت علامہ احمد میاں حمادی کررہے تھے۔حضرت الامیر نے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیزاحمد کو اسٹیج پر کھڑا کرکے عوام سے ان کا تعارف کروایا اوران کی خدمات پر انہیں داد تحسین دی۔

قراردادیں

☆...... تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس یہ اعلان کرتی ہے کہ حکومت کی جانب سے توہین رسالت قانون میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان خوش آئند ضرور ہے۔لیکن اس مسئلے پر حکومت مکمل ڈٹ جائے اور کسی بھی قسم کے دباؤ میں نہ آئے۔قوم اس مسئلے پر حکومت کے ساتھ ہے۔

☆...... بعض سیاسی جماعتوں کی جانب سے بیانات سامنے آئے کہ توہین رسالت کے قانون کے مسئلے پر تحفظات دور کئے جائیں۔یہ اجتماع ہر ایسی سیاسی جماعت کی بھرپور مذمت کرتا ہے جو قادیانیوں کی حمایت میں بیان بازی کرتے ہوئے توہین رسالت قانون پر تحفظات کی بات کرتی ہے اور یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان آئندہ الیکشن میں رسول اللہ کے غلام کو ووٹ دیں۔

☆...... ایف آئی اے ملک کا اہم ترین ادارہ ہے۔جبکہ اس کا سربراہ وسیم احمد سکہ بند قادیانی ہے جسے ہٹانے کی سپریم کورٹ نے چندروز کی مہلت دی۔یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اہم ادارے کی سربراہی سے ملک اور اسلام دشمن قادیانی وسیم احمد کو بے دخل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ملک بھر میں دہشت گردی،قتل وغارت گری،بدامنی،افراتفری،سمیت خودکش حملوں کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت کو یہ باور کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اس قسم کی تمام کارروائیوں کے پیچھے صرف اور صرف قادیانی سازشیں کارفرما ہیں۔ان تمام کارروائیوں میں قادیانی سرپرستوں اور خود قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع سپریم کورٹ کے معزز چیف جسٹس سے مطالبہ کرتا ہے کہ بائیس بائیس سال سے ماتحت عدالتوں میں توہین رسالت،توہین قرآن،امتناع قادیانیت لاء کے جو مقدمات قادیانی حربوں کی وجہ سے

التواء کا شکار پڑے ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ اپنے سوموٹو اختیار استعمال کرتے ہوئے انہیں جلدی نمٹائے جانے کا حکم نامہ جاری کرے۔

☆...... شہدائے ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ سمیت تمام علماء کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ضلعی اور مقامی انتظامیہ کا تعاون اور کانفرنس کے سلسلے میں سیکیورٹی فراہم کئے جانے کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

☆...... تبراڈاٹ کام جس پر رسول پاک سمیت تمام صحابہ اور علماء کی سخت ترین توہین کی گئی ہے۔ بھیانک شکلیں بنا کر صحابہ کی جانب منسوب کی گئی ہیں اور جو تصاویر اس میں شائع کی گئی ہیں۔ اس سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک قادیانیوں کی سازش ہے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کا آپس میں تصادم کروانا چاہتے ہیں۔ یہ اجتماع اس حوالے سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر تبراڈاٹ کام کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کی امریکی قید سے رہائی کے لئے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے امریکہ کو مجبور کرے کہ وہ اسے آزاد کرے۔

☆...... قادیانیوں کو امتناع قادیانیت لاء کا پابند بناتے ہوئے ان کی غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ قادیانیوں کو پاک فوج سے بے دخل کیا جائے کہ یہ لوگ جہاد کے منکر ہیں اور پاک فوج کا موٹو جہاد ہے۔

☆...... امریکی ڈرون حملوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکا سے فوری طور پر ڈرون حملے بند کروائے۔

صوفی عبدالمجید ساجد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دلے والا کے ناظم جناب صوفی عبدالمجید ساجد کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار حیدری نے صوفی عبدالمجید ساجد سے ان کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائیں اور مرحومہ کے لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

مرحومین: ☆...... جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے شیخ الحدیث مولانا شمس الدین فاضل دیوبند گذشتہ دنوں رحلت فرماگئے۔ ☆...... میاں فضل الرحمان چغتائی گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ انتقال فرماگئیں۔ ☆...... رانا عبدالرزاق منتظم بخاری مسجد چناب نگر ☆...... ذوالفقار احمد گلس چناب نگر ☆...... چوہدری محمد اشرف آڑھتی غلہ منڈی چنیوٹ ☆...... میاں برخوردار چاہ مخدوماں چناب نگر کی اہلیہ محترمہ اور بھتیجا کا انتقال۔ ادارہ تمام مرحومین کے دعاگو اور پسماندگان کے لئے صبر وجمیل کی دعا کرتا ہے اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس مرکزی امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی صدارت میں مورخہ ۲۲؍مارچ ۲۰۱۱ء کو منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالرزاق سکندر، حضرت مولانا سید سلیمان بنوری، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم، قاری خلیل احمد سکھر، مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، میاں خان محمد سرگانہ ملتان، قاضی عزیز الرحمٰن رحیم یار خان، قاضی احسان احمد کراچی، مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، حاجی سیف الرحمٰن بہاول پور، صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ، حاجی اشتیاق احمد جھنگ، قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، حافظ نذیر احمد گوجرانوالہ، مولانا عبدالرؤف اسلام آباد، مولانا مفتی محمد حسن اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ جس میں درج ذیل فیصلے ہوئے۔

اجلاس کا آغاز قاضی احسان احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس میں گذشتہ سال رحلت فرما جانے والے علماء کرام، مشائخ عظام، شہداء اور مرحوم کارکنوں کی مغفرت کی دعا کی گئی۔ گذشتہ سال کی شوریٰ کے اجلاس کی کاروائی کی خواندگی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کی اور شوریٰ نے گذشتہ فیصلوں کی توثیق کی۔

۱...... دستور میں مجوزہ ترامیم کی منظوری دی گئی۔ جس میں طے ہوا کہ مجلس کی مرکزی شوریٰ مستقل ہوگی اور مرکزی امیر کا انتخاب کرے گی اور امیر مرکزیہ تازیست امیر رہیں گے۔

۲...... مرکزی نائب امراء دو ہوں گے۔ جن کا انتخاب مرکزی مجلس عمومی کرے گی اور وہ انتخاب تین سال کے لئے ہوگا۔

۳...... مرکزی منتظمہ درج ذیل عہدہ داروں پر مشتمل ہوگی۔ امیر، نائب امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم دفتر، ناظم مالیات، ناظم تبلیغ، ناظم نشر و اشاعت۔

۴...... مرکزی شوریٰ کے اراکین کی تعداد زیادہ سے زیادہ اکیس ہوگی اور منتظمہ کے اراکین بحیثیت عہدہ شوریٰ کے ممبر متصور ہوں گے۔

۵...... شوریٰ کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہوگا۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے مرکزی شعبہ تبلیغ کی سالانہ کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ گذشتہ سال مرکزی شعبہ تبلیغ کے تحت بیسیوں کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور سال رواں میں بھی جہلم، صوابی، بہاولپور، رحیم یار خان، سکھر میں کانفرنسیں منعقد کرنے کی منظوری دی گئی۔ مولانا اللہ وسایا نے شوریٰ کو بتلایا کہ گذشتہ سال چناب نگر میں سالانہ کورس میں ساڑھے چار سو کے قریب حضرات نے شرکت کی۔ سالانہ سہ ماہی

کورس ملتان میں ۱۱ علماء کرام نے شرکت کی۔ جن میں دو علماء کرام کو کراچی میں مبلغ متعین کیا گیا۔ گذشتہ سال لاکھوں روپے کا لٹریچر شائع کر کے پورے ملک میں تقسیم کیا گیا۔ مولانا نے بتلایا کہ مجلس کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام ۱۱ مدارس عربیہ کام کر رہے ہیں اور بڑا مدرسہ چناب نگر میں ہے۔ جس میں ۲۳۰ مسافر طلبہ ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے درجہ کتب کا آغاز بھی کیا جاچکا ہے۔ جس میں درجہ رابعہ تک کتب اور میٹرک کا انتظام ہے۔ شعبہ تعمیرات کے تحت چناب نگر میں پندرہ کنال پر مشتمل قطعہ اراضی حسب ضرورت اور حسب نقشہ تعمیرات کی اجازت دی گئی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بتلایا کہ گذشتہ اجلاس کے فیصلہ کی روشنی میں چھ مکانات تعمیر کئے جاچکے ہیں۔ جن کی تکمیل آخری مراحل میں ہے۔ مالیاتی کمیٹی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے مجلس کے شعبہ مالیات اور حسابات کو خراج تحسین پیش کیا اور بتلایا گیا کہ یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ مجلس مصارف میں بخل سے کام لیتی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لوگوں کے عطیات وصدقات ناجائز استعمال ہوتے ہیں۔ مالیاتی کمیٹی نے مہنگائی کو سامنے رکھتے ہوئے مجلس کے مبلغین، مدرسین اور عملہ کے ارکان کے وظائف میں مناسب اضافہ کی منظوری دی۔ شوریٰ کو بتلایا گیا کہ مجلس کے شعبہ نشرواشاعت کے زیر اہتمام مختلف مسالک کے علماء کرام، مشائخ عظام کی تصنیفات کو محفوظ کرتے ہوئے احتساب قادیانیت کی چھتیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ۳۷ ویں پریس میں ہے اور احتساب کا سلسلہ جاری ہے۔

مولانا جالندھری نے بتلایا کہ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانی مظالم کا شکار اسیران کو وظائف کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ جسے جاری رکھنے کی منظوری دی گئی۔ اجلاس امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

طب نبوی سے علاج!

دل کے دورے کا علاج

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو رحمت دوعالم a مجھے دیکھنے کے لئے تشریف لے ائے اور اپنا ہاتھ میرے سینے کے درمیان رکھا تو رسول اللہ a کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک میرے سینے میں پھیل گئی۔ پھر فرمایا کہ اسے دل کا دورہ پڑا ہے۔ اسے حارث بن کلوہ کے پاس لے جاؤ۔ وہ ایک ماہر طبیب ہے۔ حکیم کو چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ کر اسے کھلائے۔ (ابوداؤد ۳۸۷۵ عن سعدؓ)

شہد کے فوائد

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس (النحل:۶۹)“ ﴿ان مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے۔ جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔﴾ غرضیکہ شہد ایک قدرتی نعمت ہے۔ جو مکمل دوا اور بھرپور غذا بھی ہے۔ جو ہر شخص اور ہر عمر والے کے لئے بے حد مفید ہے۔ صبح صبح نہار منہ اس کا استعمال بڑی بڑی بیماریوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۴، ۵ مارچ ۲۰۱۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا غلام مصطفی چناب نگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، مولانا قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازیخان، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد یونس کوئٹہ، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین، مولانا زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، کنری، مولانا مفتی خالد میر جہلم و چکوال، مولانا عبدالستار خوشاب سمیت ملک بھر سے آنے والے تمام مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور تحریک میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مشائخ عظام کا شکریہ ادا کیا گیا کہ جن کی شبانہ روز محنتوں سے اللہ پاک نے کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ وادی نیلم آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگانے اور انہیں آئین وقانون کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا گیا اور مولانا مفتی خالد میر کو ہدایت کی گئی کہ وہ وادی نیلم کا فی الفور دورہ کر کے مقامی علمائے کرام کے تعاون سے انسدادی کوشش فرمائیں۔ مجلس کے جن علاقوں میں مستقل دفاتر ہیں۔ ان دفاتر میں بالخصوص فیصل آباد، بہاول پور، راولپنڈی، کنری، ٹالہی (سندھ) میں ہر ماہ درس کو مستقل کیا جائے۔ لٹریچر المہدی والمسیح، شناخت، گالیاں کون دیتا ہے مسلمان یا قادیانی، قادیانی جنازہ اور قادیانی ذبیحہ فوری طور پر چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز سندھی زبان میں علامہ احمد میاں حمادی سے مشاورت ورہنمائی کے بعد اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔ تین قسم کے اسٹیکرز چھاپنے کے لئے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو ہدایت کی گئی۔ ممتاز قادری کیس پر غور خوض کیا گیا۔ نیز اسلام آباد راولپنڈی جماعت کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہر پیشی پر اپنے وکلاء کو شرکت کا پابند کریں۔ نیز قاری عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالرؤف، قاضی مشتاق احمد پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو وکلاء اور موصوف کے اہل خانہ سے رابطہ رکھے گی۔ جہلم، رحیم یار خان، حیدرآباد میں بین الاضلاعی کانفرنسیں منعقد کرنے اور بہاول پور، خانیوال، دنیاپور، صوابی، بنوں، نوشہرہ، نوابشاہ، پنوں عاقل، ٹنڈو آدم، میرپور ماتھیلو، سانگھڑ، راجن پور، فاضل پور سمیت کئی

ایک مقامات پر ضلعی اور مقامی کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ احتساب قادیانیت جلد انیس اگلی سہ ماہی کے لئے مطالعہ اور تلخیص کے لئے منتخب کی گئی۔ مبلغین کا آئندہ اجلاس یکم اور دو رجب المرجب کو منعقد ہوگا۔ مجلس کے مبلغین نے ملتان کی دو درجن سے زائد مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے شیخ الحدیث مولانا شمس الدین کی وفات، مولانا محمد احمد مدنی اور ان کے بیٹے مولانا ابوبکر کی المناک شہادت پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ نیز ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ مولانا محمد احمد مدنی اور ان کے ساتھیوں کے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت ضلع سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا میں تحفظ ناموس رسالت a و ختم نبوت کے عظیم اجتماعات اور آخر میں ۲؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز بدھ کو عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت a کانفرنس ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں ختم نبوت کے پیغام کو گلی و محلّہ میں پہنچانے کے لئے تقریباً ساٹھ کے قریب پروگرام منعقد ہوئے۔ اس کے علاوہ مستورات کے لئے درس کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ یہ تمام پروگرام حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیرنگرانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے سرپرست استاذ الحدیث حضرت مولانا نور محمد کی زیرنگرانی انعقاد پذیر ہوئے۔ ان تمام پروگراموں میں امیر محترم حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا رضوان، مولانا عبدالرحیم، مولانا حیدر علی، مولانا ثناء اللہ ایوبی، محترم قاری رحمت اللہ، مولانا مفتی جہانگیر اور بہت سے علماء کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مساجد کے علاوہ گلیوں اور گھر گھر میں جاکر ختم نبوت کا پیغام پہنچا کر اکابرینؒ کی یاد کو تازہ کر دیا۔ شبان ختم نبوت کے رضا کاروں نے اپنے اپنے پروگراموں کو کامیاب کرنے کے لئے انتھک محنت کی اور اپنے پروگرام کو نہایت کم وقت میں کامیاب بنایا۔ ہمارے شبان ختم نبوت سٹی کے صدر جناب عاصم اشتیاق نے تو کمال کر دی۔ انہوں نے ہر پروگرام میں ختم نبوت کی یونٹ سازی کی مہم چلائی۔ جس سے نوجوانوں نے آقا مدنی a کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے حضرت بخاریؒ کے قافلے میں شریک ہوکر ثابت کر دیا کہ مسلمان نوجوان کل بھی اپنے آقا a کی محبت سے سرشار غازی علم دینؒ کی صورت میں تھا اور آج بھی غازی عامر چیمہ کا کردار ادا کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ دنیا والوں کو بھول ہے کہ مسلمان نوجوان اپنے عمل اور قلم سے حرمت پیغمبر a کا دفاع چھوڑ دیں گے اور یقیناً اب تک اس دھرتی پر ایک کلمہ گو مسلمان باقی ہے وہ پوری ہمت و شجاعت اور دلیری کے ساتھ اپنے نبی پاک a کی عزت کی حفاظت کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ! اس کے علاوہ عرصہ دراز سے رضا کاران ختم نبوت کا انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ کو اجتماع کامیابی سے جاری و ساری ہے۔ اس پروگرام میں نوجوان ہر دفعہ اپنے ساتھ نئے نوجوانوں کو اپنے ساتھ لاکر محاذ ختم نبوت کو کامیاب بنانے میں سرگرم نظر آتے ہیں اور ہر اتوار صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک شبان ختم نبوت کے رضا کار گشت کرتے ہیں۔ ایک ایک دوکان اور ریڑھی والے کے پاس جاکر ختم نبوت، مرزائیوں سے بائیکاٹ کی اہمیت اور ۱۹۸۴ء کے آئین کے مطابق کوئی قادیانی کہیں بھی اسلام کی توہین کرے تو مسلمان حضرت بخاریؒ کی للکار اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا طرز اپنا کر مرزائیوں کو لگام ڈال سکے۔ اللہ کے فضل و کرم سے مضافات میں بھی بہت احسن انداز میں ختم نبوت کے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں اور کئی ایک یونٹوں میں ہفتہ وار اور

کچھ ماہانہ پروگرام تسلسل کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ سرگودھا میں عالمی مجلس کا ترجمان ماہنامہ لولاک ۸۰۰ اور ہفت روزہ ختم نبوت ۷۰ رسالے تقسیم ہورہے ہیں۔ انشاء اللہ! ارادہ ہے ہم اس تعداد کو بڑھا کر ۱۰۰۰ تک پہنچائیں گے۔ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ فرماتے تھے کہ جیسے سرگودھا میں ختم نبوت کا کام ہورہا ہے۔ پوری دنیا میں شروع ہو جائے۔ اے کاش گنبد خضریٰ والے آقا مدنی a حشر والے دن کہہ دیں۔ سرگودھا والوں نے میری عزت وناموس کے لئے کام کیا ہے۔ اس کی وجہ سے پل صراط کا راستہ آسان ہوجائے۔ جام کوثر مل جائے۔ میزان عمل پر آقا a کے اٹھے ہوئے ہاتھ نظر آجائیں اور حضور a خود جنت میں داخل کروارہے ہوں۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نور کروڑ لعل عیسن میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین اور تحصیل کے امیر جناب میاں محمد اکبر نے کی۔ جب کہ نقابت کے فرائض مولانا محمد فاروق نے سرانجام دیئے۔ جلسہ سے مولانا قاری عبدالشکور، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالروف چشتی آف اوکاڑہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ملزمہ آسیہ ملعونہ کو معاف کیا گیا تو ملک میں خانہ جنگی چھڑ جائے گی۔ لہٰذا حکومت گستاخوں کی سرپرستی کرنے کی بجائے اپنے ایمان کی فکر پیدا کریں۔ اپنے قول اور فعل سے اسوہ رسول کا نمونہ دکھا کر مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کریں۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چوک اعظم

جامعہ اسلامیہ ہائی سکول نزد جامع مسجد توحیدیہ چوک اعظم میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک قاری محمد افضل وقاری محمد ابوبکر مدنی نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرؤف نفیسی نے سرانجام دیئے۔ صدارت چوک اعظم جماعت کے سرپرست ڈاکٹر احمد خان نیازی نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد حسین، ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ والے تھے۔ کانفرنس کی نگرانی چوک اعظم یونٹ کے امیر مولانا مفتی محمد یلیین ربانی، مولانا عبدالستار حیدری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ نے کی۔ کانفرنس سے اہل حدیث مکتبہ فکر کے مولانا محمد اکرم شہزاد، جماعت اسلامی کے مولانا احسان اللہ محسن، اتحاد اہل سنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن، واعظ خوش الحان مولانا عبدالرؤف چشتی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔ ان حضرات نے کہا کہ رحمت دوعالم a کی عزت وناموس کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مغربی این۔ جی۔ اوز، اور ان کے ٹکڑوں پر پلنے والے افراد دل کے کانوں کی کھڑکیاں کھول کر سن لیں کہ تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ ہماری موت وحیات کا مسئلہ ہے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس لیہ

سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کرنال لیہ شہر میں منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی

جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا سید عطاء المؤمن شاہ بخاری، عوامی خطیب مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی ضلعی ناظم مولانا قاری عبدالشکور، ماسٹر محمد شفیق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے کی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ مقررین نے اپنے بیان میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کا مقصد صرف اور صرف اسلام اور اس کے عادلانہ نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔

شہر شہر کی خبریں اور تبلیغی و جماعتی پروگرام

۷ ربیع الاوّل بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ایک عظیم الشان جلسہ بعنوان ''سیرت رحمتہ للعالمین'' رکھا گیا۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی اور بیان مولانا ممتاز احمد کلیار نے فرمایا۔ ضلع چنیوٹ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ نظمیں اور بیانات ختم نبوت کے مبارک موضوع ہوئے۔

۱۳ ربیع الاوّل بروز جمعرات، مصطفیٰ آباد کالونی، فیصل آباد میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے شرکت فرمائی اور مسئلہ ختم نبوت پر پراثرات بیانات فرمائے اور فتنہ قادیانیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

۱۴ ربیع الاوّل بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں حسب معمول ''سیرت النبی a'' کے موضوع پر عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بیان فرمائے۔ خصوصی خطاب حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ حضرت نے عقیدہ ختم نبوت پر بیان فرمائے۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ الحمدللہ! مسلمانوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اسٹیشن کے سامنے تک مجمع نظر آ رہا تھا۔ انشاء اللہ! ایک وقت آئے گا کہ تلاش کرنے پر بھی قادیانی نظر نہیں آئیں گے۔

چناب نگر (غلام رسول دین پوری) پورے ملک کی طرح چناب نگر اور ضلع چنیوٹ کے طول وعرض میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی اپیل پر احتجاجی مظاہرے، ہڑتال اور ریلیاں منعقد ہوئیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی کارکنوں نے بھرپور شرکت کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب ہیڈکوارٹر تحریک کا مرکز رہا۔

اوکاڑہ (عبدالرزاق مجاہد) اوکاڑہ میں دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں اور کارکنوں نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مختلف مقامات پر جلسے، جلوس، ریلیاں نکالی گئیں۔ اوکاڑہ کے دیگر مقامات دیپالپور، حویلی لکھا، حجرہ شاہ مقیم میں جلسے منعقد ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں قاری محمد الیاس، مولانا غلام محمود انور، مولانا عبدالاحد، مولانا سید شمس الحق گیلانی، چوہدری خالد محمود نے لاہور کی ریلی میں شرکت کے لئے قافلہ کا انتظام کیا۔

قصور (معصوم انصاری) قصور کے جماعتی رفقاء مولانا سید زبیر احمد ہمدانی، قاری مشتاق احمد، مولانا عبدالرزاق کی مساعی جمیل سے ۲۵ بسوں پر مشتمل قافلہ نے لاہور کی ریلی میں شرکت کی۔ جامع مسجد گنبد والی میں ناموس رسالت

کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے بھی خطاب فرمایا۔

ایبٹ آباد (ساجد اعوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی ہدایت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے امیر خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن، خطباء اور علماء کرام نے عظیم الشان کامیابی پر یوم تشکر منایا۔ انہوں نے اس سلسلے میں تمام علماء کرام اور مسلمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ پوری امت نے جس طرح یک جاں ہوکر آقا کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے کام کیا وہ لائق تبریک وتحسین ہے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن اپنے نبی حضرت محمد a کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کرسکتا اور نہ ہی تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی کو کسی بھی قسم کی ترمیم کی اجازت دے سکتا ہے۔ یہ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کی برکت سے حکومت نے واضح یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس قانون کو چھیڑنے کا تصور بھی نہیں کرے گی۔ جس کی تفصیلات گزشتہ شمارہ میں آچکی ہیں۔

مولانا اللہ وسایا کا خطبہ جمعتہ المبارک

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جامع مسجد رحمانیہ چمن شاہ کے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آنحضرت a کی عزت وناموس کے تحفظ کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن واحادیث کے واضح احکام اور صحابہ وتابعین کے فیصلوں کی روشنی میں توہین رسالت کا مرتکب سزائے موت کا مستحق ہے اور پاکستان میں سینٹ اور قومی اسمبلی کی متفقہ منظوری سے گستاخ رسول کی سزا سزائے موت مقرر کی گئی ہے۔

جمعیت علمائے پاکستان

جمعیت علمائے پاکستان کے صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے حیدرآباد میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمع رسالت a کے پروانوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر بڑھتا جارہا ہے جو اس بات کی جانب واضح اشارہ ہے کہ کفر کی قوتیں کتنی کوشش کرلیں۔ لیکن عظمت مصطفیٰ a کو کم نہیں کرسکتیں۔ محبت رسول اللہ a کے رشتے سے وابستگی ہی مؤمن کی اصل متاع اور جزو ایمان ہے۔ غلامان مصطفیٰ نے جذبہ عشق رسول سے لبریز ہوکر تحفظ ناموس رسالت کی جنگ لڑی اور اللہ کے فضل کرم سے بے مثال تاریخی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ اس موقع پر قاری محمد شریف نقشبندی، قاری عبدالرشید اعوان، صاحبزادہ محمود احمد قادری، قاری نیاز احمد نقشبندی، قاری محمد سلیمان اعوان، حافظ طاہر محمود، ڈاکٹر محمد یونس دانش، حاجی معین الدین شیخ، وسیم اختر ساغر، حسین بخش حسینی، ناظم علی آرائیں، صوفی عبدالکریم، حافظ رضوان احمد نقشبندی، محمد اسلم نورانی، حافظ محمد یوسف نے بھی خطاب کیا۔

ضروری وضاحت

ماہنامہ لولاک ملتان کی جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 3 بابت ماہ ربیع الاوّل 1432ھ مطابق مارچ، اپریل 2011ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی خبر میں حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی کو غلطی سے امیر لکھا گیا ہے۔ جبکہ ریکارڈ کے مطابق تقریباً پچیس تیس سال سے حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ مجلس کے امیر چلے آرہے ہیں۔ لہٰذا ریکارڈ درست کرلیا جائے۔

ہم نہیں ہوں گے

خدا آباد رکھے بزمِ یاراں، ہم نہیں ہوں گے
غزالاں! ہم نہیں ہونگے، نگاراں! ہم نہیں ہوں گے

ہمارے بعد یارانِ طریقت کس کو دیکھیں گے
بہت ہوگا ہجومِ بادہ خواراں، ہم نہیں ہوں گے

ظہورِ مہدیِ آخر زماں کا وقت آ پہنچا
جہاں پر چھائے گا ابرِ بہاراں، ہم نہیں ہوں گے

زمیں اپنے خزانے ڈال دے گی اُس کے قدموں میں
جب آئے گا وہ رشکِ تاجداراں، ہم نہیں ہوں گے

علَم لہرائیں گے اللہ اکبر کی صداؤں میں
بڑھے جائیں گے جیشِ شہسواراں، ہم نہیں ہوں گے

نزولِ حضرتِ عیسٰی بھی ہوگا، لوگ دیکھیں گے
عجب ہوگا شکوہِ پاسداراں، ہم نہیں ہوں گے

جو اِس دُنیا میں آیا ہے، وہ جانے ہی کو آیا ہے
نفیسؔ اب حشر تک ہے ہجرِ یاراں، ہم نہیں ہوں گے

یہ کلام حضرت نفیس شاہ صاحبؒ نے ۱۴۲۵ھ میں تحریر فرمایا اور اب پہلی مرتبہ شائع کیا جارہا ہے
خاکپائے شاہ نفیس الحسینیؒ احقر رضوان نفیس

اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ھادی لانبی بعدی
تاجدار ختم نبوت زندہ باد
بمقام: الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد
تیسری سالانہ
عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
زیر سرپرستی
حضرت اقدس شیخ الحدیث
حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء دامت برکاتہم
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
برائے رابطہ
0301-7224794
0322-6292500
بتاریخ 12 مئی 2011 بروز جمعرات بعد از نماز عشاء
شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بیاد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب

حضرت اقدس مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب

ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

سالانہ عظیم الشان ختم نبوّۃ کانفرنس

بمقام جامع مسجد الصادق بہاولپور

30 اپریل 2011ء بروز ہفتہ

بعد نماز عشاء

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ

مدیر جامعہ خیر المدارس ملتان

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مفتی کفایت اللہ صاحب

ضیاء اللہ شاہ بخاری

اللہ وسایا

محمد اسماعیل

عطاء الرحمن

فضل الرحمن

محمد مظہر اسعدی صاحب

ظفر اقبال

محمد قاسم رحمانی

حبیب الرحمن

رشید احمد

عبد الستار

سید سلمان گیلانی

ارشاد احمد

محمد اقبال

محمد عبد اللہ صاحب

محمد ابراہیم

شیر محمد قریشی

عبد الشکور

مولانا حبیب الرحمن

محمد اسحاق ساقی

محمد میاں

محمد عبد اللہ صاحب

مولانا عبد الرزاق صاحب

محمد ریاض چغتائی

حاجی منیر اختر

محمد مشتاق

شمس الدین انصاری

الداعی الی الخیر حاجی سیف الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

0300-6851586